صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 08 اکتوبر 2013ء بمطابق 02 ذوالحجہ 1434 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ ءَاذَوْا مُوسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللّٰهِ وَجِيهًاO يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًاO يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔

ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (ارشاد ہے) مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔ مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: مسماۃ ثوبیہ شاہد صاحبہ،ایم پی اے 7تا 8اکتوبر2013;جناب ضیاءالرحمان صاحب،ایم پی اے 08اکتوبر2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: کورم___ کورم کاانتظار کریں گے سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک دومنٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے جی، کورم پوراہو جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ مسٹر وجیہہ الزمان، پلیز۔

رسمی کارروائی

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا بڑامشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کاموقع دیا۔ جناب سپیکر! میں ایک بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات، اس ایوان کی توجہ اس کی طرف مرکوز کرانا چاہتاہوں کہ آپ کی حکومت آئی اور بجٹ میں جو میری سپیچ تھی، وہ بھی اس حوالے سے آپ کو یاد ہو گی جب میں نے کہاکہ جس انصاف کے ایجنڈے پہ یہ گورنمنٹ آئی ہے، اگر یہ ہمیں انصاف مہیا کرتی رہی تو ان شاءاللہ ہم بھرپور سپورٹ کریں گے اوران کے خلاف کسی سازش کو جو ہے پھلنے پھولنے نہیں دیں گے لیکن کچھ عرصے کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے ہمیں یہ احساس ہوناشروع ہوا، ناانصافیاں، عوام توخیر دور ہمارے ساتھ ناانصافیاں ہورہی ہیں جس میں چار ایشوزایسے آگئے ہیں کہ جو بار بار ایوان کے نوٹس میں آئے، واک آؤٹ بھی ہوا، ہمیں تسلیاں دلائی گئیں، امید دلائی گئی، اس کے بعد بات آہی گئی، ختم ہو گئی۔ اب ڈیڈک کا ایشو تھا، ساروں کے سامنے ہے، اس میں کچھ ناانصافیاں ہوئیں، مانسہرہ میں پانچ ایم پی ایز کی سیٹیں ہیں، پانچوں نے لکھ کر دیا کہ جی یہ ہمارا ڈیڈک کا Nominated member ہے، اس کو Bypass کرکے

پشاور سے Reserved seat پہ ایک خاتون کو، ہماری بہن کو لا کے بٹھایا گیا، اگر اتنا ضروری تھا تو انکو منسٹر بنا دیتے، ایڈوائزر بنا دیتے، کسی اور عہدے پہ لگا دیتے لیکن ہماری سیاست میں لا کے اس کو ایشو بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ بار بار کہنے کے باوجود جناب سپیکر، انصاف نہیں ملا۔ اس کے بعد ہمیں پولیس ڈیپارٹمنٹ نے ایک ڈی پی او صاحب دیا، جن کا نام ہے غفور آفریدی، وہ آئے علاقے میں اور انہوں نے چار پانچ مہینے میں ایسی کارکردگی کی کہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں شاید ایک دو ہی اور ایسے آئے ہوں اور کوئی ایسا ڈی پی او ہمیں نہیں ملا۔ آج مانسہرہ میں اللہ کے فضل سے کتنے کریمنلز تھے انہوں نے گرفتاریاں دے دیں یا بھاگ گئے، چوریاں ختم ہو گئیں، ڈاکے ختم ہو گئے، قتل و غارت ختم ہو گئی، اتنا اچھا انہوں نے سٹینڈ کیا۔ اس کی سزا ان کو کیا ملی کہ ان کو اٹھا کے ڈی آئی خان ٹرانسفر کر دیا۔ میں نے آج آئی جی صاحب سے بات کی تو انہوں نے کہا جی یہ ڈیپارٹمنٹل ٹرانسفر ہے، میں نے کہا جی علاقے میں کریمنلز فائرنگ کر رہے ہیں، وہ تو خوشیاں منا رہے ہیں کہ ہم نے اس کو ٹرانسفر کروا دیا۔ تو اگر اچھے کام کا انصاف کے پلیٹ فارم پہ یہ ریوارڈ ملنا ہے تو میں سمجھتا ہوں پھر تو معاشرہ ٹھیک کبھی بھی نہیں ہو سکتا، اچھے کام کا ریوارڈ ہونا چاہیے، غلط کام کی سزا ہونی چاہیے اور ان کو وہاں سے اٹھایا جا رہا ہے اور آج میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ شنکیاری سے لیکر مانسہرہ تک صبح سے ٹریفک جام ہے، روڈز Closed ہیں اور انہوں نے کہا کہ جی، یہ ہم نے آج علامتی ہڑتال کیا، کل کے بعد ہم مکمل ہڑتال کریں گے۔ اب آئی جی صاحب نے کہا کہ جی اب یہ اس طرح لوگ سڑکوں پہ آ جائیں ہم فیصلے کریں؟ ہم اس کو نہیں مانیں گے۔ میں نے کہا جی، آپ کس کیلئے بیٹھے ہیں؟ عوام کیلئے بیٹھے ہیں، عوام کی ڈیمانڈ ہے، عوام مطمئن ہیں، عوام کو انصاف ملا ہے تو آپ کیوں یہ کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے اچھے الفاظ میں کہا، حالانکہ میں آئی جی صاحب کی شکایت نہیں کر رہا کیونکہ وہ بھی ایک بڑی اچھی Reputation کے حامل ہیں، میں اس ایوان سے ان کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عوام کی ایک ڈیمانڈ ہے، وہاں پہ امن ہے، آج اگر ان کو آپ ڈی آئی خان لے کر جاتے ہیں، موٹر وے سے ہم اترتے ہیں تو وہاں پہ چھ سات تصویریں لگی ہوئی ہیں، وہ تمام وہ لوگ تھے جو اس صوبے کے Asset تھے، ان کو ایسے حالات میں لے جا کے مارا گیا اور جو ڈی پی او ہمارے ہیں، ان کے ایک بھائی شہید بھی ہو چکے ہیں اس چیز میں، اگر ایک آدمی جرات کرتا ہے تو اس کو ایسے علاقے میں لے جانے کی کیا ضرورت ہے؟ میں سمجھتا ہوں جس

علاقے میں حالات خراب ہیں، وہاں ہم سیاسیوں کا بھی برابر کا قصور ہے، اگر ہم وہاں پہ Interference نہ کریں تو کبھی بھی حالات خراب نہیں ہو سکتے لیکن وہاں پہ اگر حالات خراب ہیں تو سیاسیوں کو Involve کیا جائے بیچ میں، اس میں صرف پولیس کو کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے؟ تو جناب، اس کو Revisit کیا جائے، اس فیصلے کو۔ دوسرا ایک مسئلہ کہ ہمارے ڈی ایچ او صاحب، ہیلتھ، ان کے پاس آپ کے ایک سینیئر عہدیدار پی ٹی آئی کے گئے اور انہوں نے ایک آدمی کو بھرتی کرنے کا کہا، ڈی ایچ او صاحب نے کہا کہ جی اس کو میں بھرتی نہیں کر سکتا، میرے پاس آٹھ سیٹیں ہیں اور یہ اٹھائیسویں نمبر پہ ہے میرٹ پہ، تو میں میرٹ کی Violation نہیں کر سکتا۔ تو موصوف نے کہا کہ تم جگہ پسند کرو، انہوں نے کہا جی، آپ نے ہٹانا ہے، آپ جہاں بھیجتے ہیں بھیج دیں۔ آج ان کا بھی ٹرانسفر آرڈر ہو گیا اور یہاں یہ تین ناانصافیاں ہوئیں، وہاں پہ ایک اچھا کام بھی ہوا جو کل میرے بھائی نلوٹھا صاحب نے میری طرف سے نمائندگی کی، اس کا میں مشکور ہوں کہ ایک اچھے بلکہ دو اچھے افسروں کا آرڈر ہوا لیکن افسوس یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے آرڈر کیا لیکن اس کی Implementation ابھی تک نہیں ہوئی، اس کی Implementation ہو، کم از کم کہیں تو ہمیں امید کی کرن نظر آئے کہ یہاں پر انصاف بھی ہوتا ہے۔ تو جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ یہ تین ایشوز میں نے اٹھائے ہیں، یہ بار بار ہمیں اس پہ دلاسے دیئے گئے ہیں، تسلیاں دی گئی ہیں تو آج ہم واک آؤٹ نہیں کریں گے، ہم اجلاس سے بائیکاٹ کریں گے جب تک ہمیں انصاف کی فراہمی نہیں ہو جاتی۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جاوید نسیم صاحب۔

<u>جناب جاوید نسیم:</u> مهربانی ډپټي سپيکر صاحب، مشکور یو۔ زه خو ټولو نه مخکښې دا وجیهه الزمان صاحب خبرې Endorse کوم جي او تائید کوم د هغوی د هغې خبرې۔ خومره چې زه څه موده تلے راغلے یم مانسهرې ته نو ما د هغه ځائې حالات کتلی دی نو که زما د پي ټي آئي حکومت هم دا وائی چې زه به میرټ باندې فیصلې کوم خو دا فیصله Totally غلطه ده جي، دا غفور ډي پي او چې کوم دے (تالیاں) ما اوسه پورې لیدلے هم نه دے، د هغه کارکردګی چې

څنګه وجیهه الزمان صاحب وائی، هم هغه رنګ ده جی۔ بله زه په دې نه پوهیږم چې زه دې ایوان کښې ناست یم، حکومت ما خپله حصه نه تسلیموی، بل یو ټرانسفر شوے دے زما د ټاؤن ون نه بلدیاتو، هغه هلک Honest دے، د هغه ایډمنسټریټر هم وائی چې دا ډیر Honest هلک دے، سب انجینئر دے، د هغه تعلق چې کومې پارټۍ سره هم وو، وو به خو ما ساتلے د دې پاره وو چې زما عوام ته ئے څه Deliver کولے شو هغه، نو منسټر صاحب د چا په وینا؟ یو عام د جماعت اسلامی ورکر ورته دهمکی ورکړې وه چې تا به تورغر ته بدلوم، تورغر ته، په دویمه ورځ د هغه آرډر وشو، ما ایډمنسټریټر ته اووئیل، هغوی وئیل چې دا نیک نام سړے دے دا خو نشی تلے نو زما دا ریکویسټ دے چې کوم Honest کسان دی، هغوی د په خپل خپل ځایونو ولګوی جی، په ښه ښه ځایونو، د حکومت بدنامی د نه کوی جی، او که دا سې وی نو زه دې له نه ووم راغلے، د دې چینج له زه نه ووم راغلے، ما وئیل زه به راځم، ما ته به انصاف ښکاری خو دا زما ریکویسټ دے، سیکرټری بلدیات کړے وی که چا هم کړے وی هغه، خو زیاتے ئے کړے دے ورسره۔ بل جناح کالج کښې یو جینئ ده، د هغې میرټ کښې نوم راغلے دے، میرټ باندې راغلې ده، هغې له ئے ایډمشن نه دے ورکړے، د هغې نمبرې، د هغې ثبوتونه هر څه ما سره دی چې دې جینئ ته ایډمشن ولې نه ملاویږی جی؟ مونږ خو د میرټ خبرې کوؤ خو دا میرټ باندې ولې نه ده شوې؟ زما خپل خورئے، دوه نمبرې ئے کمې وې، ضیاء الله آفریدی ګواه دے، ما وئیل زویه زه دا ایډمشن نه کوم ستا، ستا دوه نمبرې کمې دی نو زه وایم چې ما ته د انصاف ملاؤ شی، زما صوبه سرحد ته د انصاف ملاؤ شی جی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> *شکریہ جی۔ میں یوسف ایوب صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک دو ممبران حکومتی جو ہیں، تو وہاں پہ اپوزیشن سے کوئی بات کر لیں تو بہتر ہوگا۔ جی، ضیاء اللہ صاحب۔ سکندر شیر پاؤ صاحب! آپ بھی ذرا تکلیف کر لیں تو۔*

(ایوان میں خاموشی)

<u>جناب طفیل انجم (پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محاصل):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> *مسٹر طفیل انجم۔*

جناب طفیل انجم (پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محاصل): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، ستاسو شکریه ادا کوم چې تاسو موږ ته وخت راکړو۔ ما ستاسو په نوټس کښې د نن نه دړې څلور روځې مخکښې یو خبره راوستې وه چې دلته کښې زمونږ د دې اسمبلۍ په سټاف کښې غفران صاحب ډپټي سیکرټري چې کوم دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میں معذرت چاہتا ہوں کہ 242 کے تحت اسمبلی سٹاف کے متعلق آپ یہاں پر اس طرح بات نہیں کر سکتے، بہر حال آپ کا جو معاملہ ہے، وہ Already ہم نے ڈسکس کیا ہوا ہے، اس پہ انشاءاللہ بات چیت شروع ہے، ان شاءاللہ بہت جلد Sort out کرلیں گے۔

جناب طفیل انجم (پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محاصل): زه تاسو ته صرف دا خواست کوم چې په دې باندې د-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پہ قانون کے مطابق آجائیں پھر اس پہ بات ہو سکتی ہے۔

جناب طفیل انجم (پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محاصل): ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ راشدہ رفعت صاحبہ۔

محترمہ راشدہ رفعت: شکریہ، جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں اس بات پر کہ کل کارروائی کے تقریباً اختتام پر ہمیں یہ بل ملا، دو بلز ہیں اور یہ دونوں مکمل اردو میں ہیں، آپ کی کارروائی میں، فرائض میں طے ہے کہ یہ اردو، انگلش اور پشتو میں دیا جائے گا اور ایجنڈا بھی جو ہمارے سامنے آتا ہے، وہ اردو میں بھی ہوتا ہے اور انگلش میں بھی ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، آپ کے اس ایوان میں، 124 کے ایوان میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو اس غیر ملکی اور غیر قومی زبان پر عبور رکھتے ہیں اور اس بل کو پڑھ بھی لیں گے اور اس کو سمجھ بھی لیں گے اور اس کے مطابق آپ کو رائے بھی دیدیں گے؟ چند لوگ تو ہیں ایسے جو آپ کو باقاعدہ، باقاعدہ سمجھ کر اور اپنی رائے بھی دیدیں گے لیکن زیادہ تر ایسا نہیں ہوگا۔ پارلیمنٹ کے جتنے ممبران ہیں، سب کا حق ہے اس بات کا کہ آپ ان کو ان کی زبان میں وہ سہولیات بہم پہنچائیں جن کی ان کو ضرورت ہے۔ واقعات میں آتا ہے کہ حضرت علیؓ سے ان کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہمارے ہاں بہت زیادہ انتشار ہے، بے چینی ہے، بدامنی ہے، یہ کیوں دور نہیں ہوتی اور ابھی حضرت عمرؓ کے زمانے میں تو بہت اچھے حالات تھے، خوشحالی تھی اور امن تھا اور ہم یہ انتظار ہی

کر رہے ہیں کہ کب وہ حالات آئیں اور آپ کے آنے کے بعد ہمیں بڑی امید تھی کہ ایسا ہو جائے گا، تو ایسا کب ہو گا، یہ تو بہت پرانے زمانے کی بات نہیں ہے؟ حضرت علیؓ نے اس کا جواب دیا، کہا کہ عمرؓ کو مشورے دینے والے ہم تھے اور ہمیں مشورے دینے والے آپ ہیں۔ حضرت علیؓ کی بات میں، جو آپؓ کی فہم و فراست ہے، آپؓ کا جو علم ہے، اس میں کسی کو کوئی شک نہیں ہے خواہ وہ کسی بھی طبقے یا کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتا ہو۔ یہاں اس ایک جملے کی روشنی میں ممبران پارلیمنٹ کا کردار بہر حال واضح ہوتا ہے کہ جیسی ہی پارلیمنٹ ہو گی اور جیسی یہاں کے ارکان کی اہلیت ہو گی، اسی طرح کے حالات معاشرے میں نظر آئیں گے۔ معاشرہ ڈسٹرب ہے، پریشان ہے، بہت انتشار ہے، بدامنی ہے، منہگائی ہے، ہر طرح کے حالات، یہ آپ کے سامنے ہیں اور اسی طرح کے حالات گویا اس پارلیمنٹ کے ارکان کی اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے یا اہلیت ہے اور اس اہلیت سے کام نہ لینے کی وجہ سے ہے۔ جناب سپیکر، ہم اور آپ یہاں پر سہولت دینے کیلئے ہیں ایک دوسرے کو، ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اپوزیشن کے ارکان بھی بہر حال ہمارے ہم منصب ہیں اور ہم ان کے ساتھ ایک طرح کے اچھے انداز سے اور اچھے معاملات کے ساتھ گزارہ کرتے ہیں، یہ کہیں ہمارے اندر نہیں ہوتا کہ یہ اپوزیشن کے ہیں، ہماری اپنی لابی میں بھی ہماری دوسری بہنیں بھی ہوتی ہیں، ایسا نہیں ہوتا لیکن یہاں چونکہ یہ بات ہے کہ کچھ ہی عرصہ پہلے ایک ممبر پارلیمنٹ نے آپ کے سامنے رکھی تھی یہ بات، کہ یہ جو چیز آپ نے ہمیں دی ہے، اس کا اردو ترجمہ دیں تاکہ ہمیں سمجھ آئے کہ کیا بات کی جارہی ہے اور ہم اس کے مطابق رائے دیں۔ ایک تو یہ بات ہے کہ یہ اپنی زبان میں نہیں ہے، دوسری یہ بات ہے کہ چند گھنٹے ہیں اور کوئی اگر غیر ملکی زبان پر عبور بھی رکھتا ہو، انگلش پر بہت عبور رکھتا ہو پھر بھی وہ ان چند گھنٹوں میں اس کو سمجھ کر اس پر رائے نہیں دے سکتا اس لئے آپ اتنی مہربانی ضرور کریں، گزارش ہے آپ سے کہ آپ اس کے ترجمے فراہم کریں اور وقت بھی دیں تاکہ اپنی اہلیت کے مطابق یہاں بات کی جاسکے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ تمام اس وقت جو ڈیپارٹمنٹس یہاں موجود ہیں، میں ہدایت کرتا ہوں ان کو کہ یہاں پر ان کا یہ جو Valid point ہے تو اس کو اردو میں Translate کیا جائے اور Translate کریں ہمیشہ۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک):</u> جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قلندر لودھی صاحب۔

مشیر خوراک: جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہونگا کہ جو بھی ہمارا سیشن آتا ہے، اس میں ہماری اپوزیشن کی طرف سے یہ مطالبہ زور پکڑتا جارہا ہے، ڈیڈک کی چیئرمینی کے بارے میں بات ہو رہی ہے اور اس کے بعد پھر سٹینڈنگ کمیٹیز کے بارے میں، تو جہاں تک سٹینڈنگ کمیٹیز کی بات ہے، وہ تو ہر کوئی، ممبر صاحبان بھی بات سمجھتے ہیں اور میں نے کل بھی بات کی تھی، وہ تو Depend کرتا ہے سپیکر پر، آپ پر کرتا ہے کہ ان کے پارلیمانی لیڈرز کو، اپوزیشن لیڈرز کو بٹھا کر کوئی بات آپ نے کی ہے یا اس میں کیوں التواء ہے؟ جب ایک چیز کو کرنا ہے اور اس گورنمنٹ کا منشور بھی یہی ہے کہ In time سب کچھ کرنا ہے اور انصاف دینا ہے تو پھر اس میں چیئر کی طرف سے مداخلت ہونی چاہیے۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے بھی کچھ کمی آرہی ہے جبکہ کل بھی آنریبل چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، وہ تو بہت بڑے پارلیمنٹرین ہیں اور بہت اچھی سلجھی ہوئی بات بھی کرتے ہیں لیکن ان کو شاید ٹائم نہیں ملا تھا کہ وہ اس بات کر کلیئر کرتے لیکن یہ ہے کہ یہ ایک چیز جب ہونی ہے تو اس پہ ایک Decision لے لیا جائے اور ایوان کو بتادیا جائے تاکہ روزانہ جو اپوزیشن کے دوستوں نے ایک مطالبہ دیا ہوا ہے، روز ہی کھڑا کر دیتے ہیں تو اس میں بہتر یہ ہے جی کہ یہ ان کی دلجوئی کیلئے تو نہیں ہے، یہ تو اگر ان کا حق بنتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کا حق ہے، اب چونکہ وہ اس پارلیمان کے، اس august House کے وہ بھی ممبرز ہیں، اسی طرح سے Elect ہو کر آئے ہیں تو اب میرے خیال میں کچھ آپ کی طرف سے اس قسم کی رولنگ یا آپ کی کچھ ایسی مداخلت، کوشش ہو جائے تاکہ یہ اگر آج نہیں تو کل اگر ہمارا سیشن ہے یا اسی سیشن کے دوران اس کا کوئی فیصلہ ہو جائے تاکہ یہ روزانہ بجائے اس کے ہم کوئی بزنس کریں، ہمارے لوگوں نے جو ہمیں Elect کیا ہے، صوبے کے کیا حالات ہیں، دہشتگردی کہاں جارہی ہے اور بہت سارے مسئلے ہیں، بلز ہم لیکر آئے ہیں، اس پر کیا ہوگا؟ تو ان ساری باتوں کیلئے ہمیں ٹائم تب ہی ملے گا جب ہم Unite ہونگے اور ایک بات کر کے، روزانہ وہی ایشو لے آئیں اور روزانہ اسی پر بات ہو اور پھر میرے اپوزیشن والے بھائی بھی اگرچہ میں نے کل بھی ریکویسٹ کی تھی کہ بجائے اس کے کہ آپ ہر چیز کو ہاؤس میں لاتے ہیں اور پھر اس پر ڈیبیٹ کرتے ہیں، وہ آپ کا حق ہے لیکن اگر آپ کا اپوزیشن لیڈر اور آپ کا پارلیمانی لیڈر یہ دونوں باتیں Settle کرتے سپیکر کے ساتھ اور چیف منسٹر کے

ساتھ تو میرے خیال میں بڑے احسن طریقے سے یہ مسئلے حل ہو جاتے اور بیٹھ کر ہو جاتے، پہلے بھی میں دس سال اپوزیشن میں بیٹھا ہوں، پارلیمانی لیڈر بھی تھا، جو بھی چیف منسٹرز تھے، ہم ہمیشہ ان کے پاس پانچ چھ آدمی جو پارلیمانی لیڈرز تھے، اپوزیشن لیڈر جا کر بیٹھ جاتے تھے اس کے ساتھ، ڈیویلپمنٹ کاموں تک ہم اپنا حصہ لیکر ان سے بات ہو جاتی تھی۔ تو یہ میری ریکویسٹ ہے ہاؤس سے بھی اور آپ سے بھی کہ یہ وقت ہمارے صوبے پہ کیسا ہے اور جب بھی سیشن آتا ہے، ہم اسی ایک مسئلے کو لیکر بیٹھ جاتے ہیں، دو، ڈیڈ ک کی چیئرمینی ہے یا سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں تو اس لئے میری اس کے Solution کیلئے چیئر سے ریکویسٹ ہو گی کہ آپ کسٹوڈین ہیں، آپ مداخلت کر کے یہ کریں تو اس سے شاید ہاؤس میں بہتری آجائے۔ شکریہ، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب۔

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): دا مائیک لږ آن کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالحئ صاحب۔

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ ستاسو توجه یو اهم ایشو ته راګرځول غواړم، هغه دا ده چې-----

(عصر کی اذان)

(اذان کے دوران حزب اختلاف کے اراکین ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): جناب سپیکر صاحب! تاسو ته چې څنګه معلومه ده چې د اختر ورځې دی، په دیکښې زمونږ په پشاور کښې، د ښار کښې پشاور کښې یو ډیر ظلم روان دے او هغه ظلم دا دے جی چې هر کله غټ اختر راځی نو په هغې دوران کښې تاسو ته پته ده چې په هر یو کلی کښې او هر یو علاقه کښې د قربانۍ د پاره څناور عوام اخلی او راولی او تاسو ته دا هم معلومه ده چې دا څناور د پنجاب نه راځی۔ دلته دا Trend شروع شوے دے جی چې څنګه پشاور د ښار کښې ته رادننه شی نو د غریب عوامو سره ظلم شروع شی او په هغې باندې تاسو وګورئ سر عام چې دے، په هغې باندې کرپشن شروع دے۔ زه

به دا اوو ایم چې ما یو ډیپارټمنټ ته Application ولیکلو چې یره دا خلق غلط کار کوی، کرپشن کوی، البته هغه ډیپارټمنټ والا د هغوی نه ډیمانډونه شروع کړل، نو دا سې به مونږ نه کوؤ چې مونږ څه غواړو او د هغې په ځائې دلته مونږ ته ملاؤ شی۔ نو جناب سپیکر صاحب، زه دا درخواست کوم چې د دې ډیپارټمنټ د پاره لائیو سټاک محکمه چې کومه ده، شته دے نو مهربانی وکړئ چې څومره بارډر لائنز دی که هغه افغانستان سائډ ته ځی او که بل سائډ ته ځی نو مهربانی د وکړی چې سپیشل د دې د پاره د یو پروګرام جوړ کړے شی او د غریبو سره د ظلم بند کړے شی دا سې نه وی چې څنګه پشاور ته Enter کیږی او هر یو ګاډی نه پیسې وغواړی او زرهٔ او پینځه زره او د غسې د هغوی نه رشوت پولیس والا اخلی نو مهربانی د وکړی چې دیکښې تاسو بالکل آرډر جاری کړئ چې دا اختر پورې چې کوم دے مهربانی د وکړی، د دې پولیس د څناورو سره کار نشته، د دې لائیو سټاک سره دے، هغوی د ورته چیک پوسټونه جوړ کړی او باډر باندې د ورته جوړ کړی چې په بنار کښې د ننه دا زمونږ عوامو سره ظلم دے او دا مونږ په هیڅ صورت باندې نشو برداشت کولے۔ شکریه، تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ جناب یوسف ایوب صاحب۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں تمام اپوزیشن کے ممبران کا سب سے پہلے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جی۔ سکندر خان اور میں گئے تھے، ان کو ریکویسٹ کی، انہوں نے بائیکاٹ ختم کیا جی۔ کچھ پرابلمز وجیہہ الزمان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کئے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ چونکہ یہ ٹرانسفرز مختلف محکموں میں ہوتے ہیں، ہمیں Offhand information نہیں ہوتیں، چونکہ میرا Concerned Department نہیں ہے، سکندر شیر پاؤ صاحب ہیں، ان کا Concerned Department نہیں ہے اور یہ ڈی پی او مانسہرہ، میں تھوڑا سا اس پہ بریف کر دوں کہ ڈی پی او مانسہرہ کو نہ ہی کسی شکایت کی وجہ سے ہٹایا گیا، نہ ہی اس کی Incompetence کی وجہ سے ہٹایا گیا ہے، اس کو Elevate کیا گیا ہے ایک جونیئر ایس پی کی پوسٹ سے ایک آر پی او کی پوسٹ ڈیرہ اسماعیل خان میں، ابھی یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ مانسہرہ کے لوگ اس پر بڑے مایوس ہیں بلکہ شاید کوئی جلوس ملوس بھی نکال رہے ہیں کہ ایک اچھا آفیسر تھا، ایک بہت اچھا زبردست قسم کا کام کر رہا تھا، اس کو رہنا چاہیے تھا ادھر لیکن دیکھا جائے

تو ایک جونئیر آفیسر کو Elevate کیا گیا، اس کو Upgrade کیا گیا کیونکہ Normally کسی ایس پی کو اٹھا کر آر پی او تب ہی بناتے ہیں کہ اس کی پرفارمنس بہت اچھی ہو لیکن آپ کی یہ Concern، چونکہ یہ ہوم منسٹری کے ساتھ آتا ہے اور یہ Purely چیف منسٹر کے ساتھ ہے، میں Being a Minister یا کوئی اور ممبر اس پر ہم کوئی Comments پاس نہیں کر سکتے لیکن آپ کا یہ Concern جو ہے اور مانسہرہ کے لوگوں کا Concern جو ہے، وہ آج ہی ان شاءاللہ چیف منسٹر تک ضرور پہنچایا جائیگا۔ اس چیز کی میں ایشورنس آن دی فلور آف دی ہاؤس دیتا ہوں۔ Secondly ڈیڈک کی بات کی، چونکہ پرائم منسٹر صاحب آج غالباً آئے ہوئے ہیں، چیف منسٹر بھی ادھر ہاؤس میں نہیں ہیں، خدا کرے کہ چیف منسٹر بھی اسی سیشن میں آجائیں تو اسی سیشن میں مولانا صاحب بھی ہیں، بابک صاحب بھی ہیں، وجیہہ الزمان صاحب، شاہ صاحب جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں آمنے سامنے، جو بات ہوگی آپ کے سامنے آجائیگی، اس چیز کی میں ایشورنس آپ کو دے سکتا ہوں۔ باقی وجیہہ خان نے بات کی ڈی ایچ او کی، بات یہ ہے جی، ہر چیز Mala fide intent پر نہیں ہوتی، ہر سرکاری ملازم کو اپنی مرضی اور اپنی Choice کی پوسٹ نہیں مل سکتی، حکومت کی اتنی Discretion ہوتی ہے کہ اگلے کی پرفارمنس دیکھے، اگر وہ صحیح Perform کر رہا ہے تو وہ چلتا رہتا ہے، اگر صحیح پرفارمنس نہیں دے سکتا تو حکومت کی یہ Discretion ہے اور یہ اختیار ہے کہ اس کو بدلا دے۔ وجیہہ خان! میں پرسنل وہ نہیں کرتا لیکن جو ایک چیز دی جا رہی ہے کہ جی کسی ذاتیات کی وجہ سے، ذاتیات کی وجہ سے ہم کوشش کرتے ہیں کہ ادھر کوئی کام نہ کرے اور اس کو Discourage کرتے ہیں۔ یہ دو تین چیزیں تھیں، ڈی پی او کی اور ڈیڈک کی، یہ آج ہی ہم کوشش کریں گے، اگر آج چیف منسٹر نہ آیا تو کل کے سیشن میں آئیگا اور یہ آپ جو چاروں پارلیمنٹری لیڈرز ہیں اور چیف منسٹر، ہم بھی ساتھ ہونگے، بیٹھ کر آپ ڈسکس کر لیں۔ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ میں ادھر کوئی اعلان کروں کہ جی ہم ڈیڈک کو سارا چینج کر رہے ہیں یا کوئی نئے لوگ بنائیں گے یا نہیں بنائیں گے؟ میں Honestly speaking اس پوزیشن میں نہیں ہوں، یہ چیف منسٹر کی Discretion ہے، جب تک چیف منسٹر خود Decide نہیں کریگا، اس میں میرا خیال ہے نہ صرف میں، بلکہ پورے ہاؤس میں جتنے لوگ بھی، جتنے منسٹرز بیٹھے ہیں، ہم Comments نہیں کر سکتے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، یوسف ایوب صاحب۔ میرے خیال میں ایجنڈے پر آجاتے ہیں۔ جی وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا بڑا مشکور ہوں، آپ نے میری حوصلہ افزائی کی اور میں اپنے بڑے بھائی یوسف صاحب جن کا میں دل سے بڑا احترام بھی کرتا ہوں، میں بڑا مشکور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جی کوئی اچھا آفیسر ہوتا ہے تو اس کو سراہا جاتا ہے، اس کے سراہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر اس کی تصویر موٹروے پر لگادی جاتی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی اچھا افسر رہ گیا تو اس کی تصویر بھی موٹر وے کی اوپر لگائی جائے جس طرح کے ہمارے جو سات آٹھ قیمتی Asset تھے، انکی تصویریں وہاں پر لگائی ہوئی ہیں، تو اگر وہ ایک جگہ Deliver کر رہا ہے اور لوگ مطمئن ہیں تو اس کو وہاں رہنا چاہیے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح بات ہے۔

جناب وجیہہ الزمان خان: کیونکہ وہ قوم کا ملازم ہے، عوام کا ملازم ہے اور عوام کی ڈیمانڈ پر وہ وہاں پر رہنا چاہتا ہے، تو یہ میری گزارش ہے اور دوسری جو میں نے ڈیڈک کی بات کی ہے، وہ میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ اپنی مرضی، آپ بیشک خاتون کو لگائیں لیکن Elected کوئی ممبر وہاں سے لگائیں تاکہ ہم کہہ سکیں کہ یہ پارٹی کا Elected Member ہے، اب وہاں پر پی ٹی آئی کی ایک بھی سیٹ نہیں ہے، آپ پشاور کی سیٹوں پر، آپ Reserved seats لگاتے ہیں تو ہمیں لوگ کہیں گے کہ جی ہم نے مردوں کو ووٹ دیئے تھے، یہ اس قابل نہیں تھے، وہاں پر ایک مرد بھی ایسا نہیں تھا کہ وہاں پر یہ ڈیڈک کا چیئرمین بن سکتا؟ تو وہاں پر خاتون کو منسٹر بنائیں، ہماری بہن ہے، ہمارے لئے قابل احترام ہے، ان کو آپ ایڈوائزر بنائیں اپنے ساتھ، لیکن ہماری سیاست میں آکر، اس میں Involve کرکے تو انصاف کی دھجیاں نہ اڑائی جائیں۔ بہت مہربانی، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب! جو وجیہہ خان نے بات کی ہے، میں ایک چیز کلیئر کردوں جی کہ جتنی خواتین اپنے اپنے Respective districts میں ڈیڈک کی چیئرپرسن لگی ہیں، Reserved seats پہ وہ ضرور آئی ہیں لیکن وہ اسی Respective districts کی خواتین ہیں، یہ نہیں کہ پشاور کی

کوئی عورت ہم نے مانسہرہ میں لگادی ہے یامانسہرہ کی کوئی خاتون ممبر ہم نے لکی مروت میں لگادی ہے، انکے ڈومیسائل ان Respective districts کے ہیں لیکن ساتھ ساتھ چونکہ ادھر پریس والے بھی بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اتنی بے انصافی وجیہہ خان، One sided بات آن دی فلور آف دی ہاؤس، اپوزیشن کے لوگ بھی ڈیڈک چیئرمین ہیں، ٹانک کے چیئرمین جو ہیں، وہ اپوزیشن بنچز سے تعلق رکھتے ہیں، تورغر کے جو ڈیڈک کے چیئرمین صاحب ہیں، وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں، بٹگرام کے ہمارے بھائی جو ہیں، اپوزیشن بنچز میں ہیں، وہ ڈیڈک کے چیئرمین ہیں، تو یہ نہیں کہ سارا کچھ اس طرف ٹریژری کے پاس ہے، اس میں اپوزیشن کا حصہ بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب! یوسف ایوب صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے لکی میں جو ڈیڈک کمیٹی کی چیئرمین بنائی ہے، وہ لکی کی ہے۔ وہ لکی کی رہنے والی نہیں ہے جی، اس کی جہاں شادی ہوئی ہے، وہ وہاں کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی جناب سپیکر صاحب، شکریہ آپ کا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تین دن ہو گئے ہیں کہ اس بات پر بحث چل رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہاؤس سب کا ہاؤس ہے اور اس ہاؤس میں ہم سب جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ سب لوگ Elected لوگ ہیں، اس میں ہم کوئی بھی Selected اور Elected کی بات کی طرف نہیں جارہے ہیں لیکن کل جو شاہ فرمان صاحب نے جب بات کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ تین دفعہ میں چیف منسٹر صاحب کو Remind کروا چکا ہوں اس ڈیڈک کے حوالے سے اور جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں، پہلے بھی میں نے کل بھی بات کی ہے یہ وہاں کے حالات کے بارے میں یا وہاں واقعات کے بارے میں یا وہاں پر Ground کے بارے میں، بہت سی ایسی خواتین ہیں کہ جو شادی کرنے کے بعد جاکر دوسرے شہروں بس جاتی ہیں، ان کو ان حالات کا کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کہاں پر ڈیویلپمنٹ کرنی ہے، کہاں پر نہیں کرنی ہے، کہاں پر ہوئی ہے، کہاں پر نہیں ہوئی ہے؟ تو جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ہمارے مرد حضرات جو ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ جو تین خواتین ہیں، آپ ان کو پارلیمانی

سیکرٹریز بنا دیں،وہ بھی Elected لوگ ہیں، Elected عورتیں ہیں، میں یہ بات کرتی ہوں کہ Elected عورتیں ہیں لیکن بات یہ ہے کہ ان کو پارلیمانی سیکرٹری بنادیں،ان کو پارلیمانی ایڈوائزر بنادیں لیکن میری بہنیں وہاں سے اٹھتی ہیں اور وہ بار بار کہتی ہیں کہ میں نے مانسہرہ کا چھ دفعہ دورہ کیااور وہاں پر On ground کچھ نہیں ہے،اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پچھلی گورنمنٹ کو Criticize کررہی ہیں اور وہ یہ کہہ رہی ہیں کہ جی کام کچھ نہیں ہوا،اگر ان کو کام لاکر بتادیا جائے،.This is not the way کہ آپ مردوں کو Criticize کرنے کیلئے یہ کہہ دیں کہ وہاں پر On ground کام نہیں ہوا۔ان لوگوں کے دور میں،انکی بہن جو ہے،وہ وہاں پر تھیں اور انہوں نے بہت سے کام کئے ہیں،انہوں نے Bridges بنائے ہیں،انہوں نے وہاں پر سڑکیں بنوائی ہیں،یاسمین ضیاء کو میں یہاں سے خراج تحسین پیش کرتی ہوں لیکن آپ تواسلام آباد میں رہتی ہیں،آپ تواسلام آباد میں رہتی ہیں،آپ کو وہاں کے Grounds کا کیا پتہ ہے؟ تو جناب سپیکر صاحب،میری ریکویسٹ ہوگی کہ پارلیمانی سیکرٹری بنادیں،ایڈوائزر بنادیں، تین مرد قربانی دیکر ان کو منسٹر بنادیں،چونکہ Elected لوگ ہیں،میں سمجھتی ہوں خواتین بھی اسی ہاؤس کی Elected Members ہیں،تو اس سلسلے میں میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محترمہ زرین ریاض،زرین ریاض۔مائیک آن کریں۔

<u>محترمہ زرین ریاض</u>: میں سب سے پہلے تو یہاں پر یہ کلیئر کردوں کہ یہاں پر میں کسی رشتے کو نہیں Represent کررہی ہوں،Personal explanation call پر میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر میں صرف تحریک انصاف کو Represent کرتی ہوں اور میں ان کے حوالے سے جواب دونگی، یہاں میں رشتے نبھانے نہیں آئی اور جن ایم پی اے کا یہ ذکر کررہی ہیں (تالیاں) جن ایم پی اے کا جناب سپیکر! ہماری محترمہ ذکر کررہی ہیں تو میں مناسب سمجھونگی کہ انکے پچھلے دور کے منسٹر صاحب، یہاں پر سردار حسین بابک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں،میں یہ چاہونگی کہ انکے بارے میں یہ ان سے پوچھے تو وہ بہتر جواب دے سکتے ہیں۔ (تالیاں) اور جہاں تک جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ زرین ریاض: مجھے دو منٹ موقع دیجئے، دو منٹ مجھے موقع دیجئے، ہمارے معزز پارلیمانی لیڈر جمعیت نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

محترمہ زرین ریاض: Excuse me, janab Speaker، مجھے دو منٹ کا موقع دیجئے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یوسف ایوب، پلیز۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر، مجھے دو منٹ کا موقع دیجئے، جناب سپیکر، میری پرسنل، میری ذات پر Attack ہوتا ہے تو وہ میں جواب دونگی۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں ریکویسٹ کرونگا، میں نے وجیہہ الزمان صاحب کے جو یہ تحفظات تھے، اس کا جواب دیدیا ہے، چیف منسٹر کے ساتھ میٹنگ کریں گے، میرے خیال میں اس ٹاپک کو ابھی ختم کرکے اپنے ایجنڈے پر آئیں تو ذرا ہاؤس کی Proceedings ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں، ضروری ہے۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں، جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پلیز، تشریف رکھیں جی، تشریف رکھیں جی، تشریف رکھیں۔ میڈیا کے تمام بھائیوں سے اطلاعاً عرض ہے کہ آپ کا کل جائز نکتہ جو انٹرنیٹ وغیرہ کے حوالے سے تھا، اس کے بارے میں میں اتنا بتاتا چلوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے عارضی طور پر لابی میں موجود کمپیوٹرز میں انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کر دی ہے اور اگر کوئی موبائیل یا لیپ ٹاپ سے چاہے تو ہم وائرلیس انٹرنیٹ بھی دے سکتے ہیں البتہ نیشنل اسمبلی کی طرح ہال سے باہر آڈیو اور ویڈیو کی سہولت وغیرہ کیلئے بات چیت جاری ہے۔ علاوہ ازیں World eye sight کے بارے میں اسمبلی سیکرٹریٹ میں کل تین بجے ماہرین ڈاکٹر تشریف لائیں گے، تمام اسمبلی سیکرٹریٹ اور ملازمین اور ایم پی اے صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اس کو کامیاب کریں اور خود اپنا معائنہ کرائیں۔ شکریہ۔ جی سردار بابک، پلیز۔

رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا د ټرانسفر خبره چې تقریباً د کله نه دا حکومت راغلے دے نو مونږ اورو دا چې د پوسټنګز د پاره او ټرانسفر د پاره حکومت بهرحال دا خبره کوی، Repeatedly دا خبره کوی چې مونږ هغې د پاره به پالیسی جوړوؤ او د هغې پالیسئ د لاندې به پوسټنګز هم کوؤ، د هغې د لاندې به ټرانسفرز هم کوؤ او حقیقت سپیکر صاحب! د دې بالکل برعکس دے۔ بهرحال دا نن چې وجیهه خان هم کومه خبره رامخامخ کړه، د هغې نه علاوه په ټوله صوبه کښې زه دا وایم، دلته د میډیا ملګری هم ناست دی چې په انتقامی بنیادونو باندې ټرانسفرز روان دی او په یو ډسټرکټ کښې نه، او نه په یو ډیپارټمنټ کښې، په ټوله صوبه کښې او بیا ډیره زیاته د افسوس خبره دا ده چې پرون دلته چیف ایګزیکټیو صاحب صرف پینځه منټو له راغلو او هغه دا سټیټمنټ جاری کړو چې که تیر شوی حکومت د دې افسرانو په مرئ کښې رسئ اچلولې وے، زه په دې خبره باندې ډیر زیات افسوس په دې حواله هم کوم چې دلته کښې کوم ممبران دی، دلته که افسران دی،دلته کښې که ایمپلائز دی، دا که د دې صوبې پبلک پراپرټی ده نو د هغه خلقو خپل عزت نفس هم شته او بیا هغه خبرونه چې دی، هغه د نیشنل او د لوکل اخباراتو په فرنټ پیج باندې او په بیک پیج باندې ولګی، سوچ نن دې خبرې ته پکار دے چې د هغه افسرانو فیملیز دا خبر ګوری، هغه فیملیز ته به دا خبره څنګه رسی؟ یوه۔ سپیکر صاحب، پرون دلته چیف ایګزیکټیو صاحب راغے او تاسو مونږ ته د دغه چیئر نه اووئیل چې د چا چا مسئلې دی، هغه اووایئ، وزیر اعلیٰ صاحب چې دے، هغه به جواب ورکوی او سپیکر صاحب! تاسو ګواه یئ چې پرون دلته آنریبل ممبرانو چې د چا په نظر کښې د دې صوبې په حواله باندې کومې کومې مسئلې وې، هغه پوائنټ آؤټ شوې، بیا تاسو د دې خبرې ګواه یئ چې زمونږ د دې صوبې وزیراعلیٰ صاحب یو منټ، یو لحظه مناسب ونه ګڼله چې د هغې جواب ورکړی۔ آیا که زه نن دا تپوس وکړم چې دا د دې ټول هاؤس استحقاق چې دے، دا مجروحه نشو؟ که دلته د یو ممبر استحقاق مجروح شی خو دا ټول هاؤس د هغې خلاف یو وی او پکار هم ده چې یو وی نو که نن د دې صوبې وزیر اعلیٰ د دې ممبرانو چې دا د کروړونو د لاکهونو خلقو نمائندګان خلق دے، هغوی مسائل راپورته کړی، وزیر اعلیٰ صاحب راشی

او د هغې جواب هم ورنکړی، دا څومره د افسوس خبره ده سپیکر صاحب، او زه د وزیرانو صاحبانو نه ګیله نه کوم، زما د هغوی په نیتونو باندې هم شک نشته، هغه غریبانان چې دی، هغوی بې اختیاره دی، بې اختیاره، د هغوی اختیار نشته، مونږ د هغوی قدر کوؤ، مونږ دلته اپوزیشن په بعضې مسئلو باندې واک آوټ وکړو، هغه منسټران صاحبان راشی او مونږ بیا دلته واپس راشو، دلته په فلور آف دی هاؤس باندې ایشورنس وشی او نن زما ملګرو هغه استحقاق بیا بیا راوړی دی چې په دې فلور آف دی هاؤس باندې د هغه طرف نه ایشورنسز شوی دی او بیا په هغې باندې عمل درآمد نه کیږی، مونږ دا هم ګڼو چې استحقاق در استحقاق دے او د ممبر نه د دې هاؤس استحقاق چې دے، در استحقاق چې دے، دا مجروحه کیږی۔ سپیکر صاحب، زمونږ تاسو ته دا خواست دے چې په دې رولنګ ورکړئ، دا یوه مسئله چې بیا بیا را پورته کیږی او بیا د هغه طرف نه دا خبره کیږی، زه بیا بیا دا خبره کوم چې دا زمونږ خویندې دی، مونږ د هغوی خلاف نه یو، مونږ خو Repeatedly دا خپل مؤقف دهراؤ کړے دے۔ پرون هم ورته مونږ دا خبره وکړه چې په کوم ځائې کښې اکثریت دے، هلته کښې که حکومت زنانه لګوی، ډیره زیاته غوره خبره ده، ډیره زیاته ښه خبره ده په دې حواله باندې چې په پختونخوا باندې دا الزام دے چې دوئ زنانوُ له هغه احترام نه ورکوی، مونږ په دې خبره ډیر زیات خوشحالیږو خو جمهوریت خو د نه پائمال کوی کنه، که په دې هاؤس کښې مونږ نن میجارټی تسلیموؤ، پکار دا ده که دا حکومت واقعی د جمهوریت علمبردار وی چې په هغه ضلعو کښې د هم د جمهوری اقدارو قدر وکړی او هغه جمهوری فیصلې چې دی، هغه عملی کړی۔ سپیکر صاحب! دا څلور میاشتې مونږ دا ډرامې وکتلې، نن به خلق خبره کوی چې مونږ سره اپوزیشن کوآپریشن نه کوی، چې نن دا حکومت اپوزیشن دیوال سره لګوی، دا نن فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کوم چې دا هاؤس چلول به هم ډیر زیات ګران شی، دا داسې خو نه ده کنه سپیکر صاحب چې دلته کوم ممبر پاڅی، کومه مسئله راپورته کوی، نه په سنجیدګئ سره عملی قدم په هغې اخستے شی، نه په هغې باندې ایکشن اخستے شی او بیا نوې نوې ډرامه به روزانه ګورې سپیکر صاحب، دلته پکښې نن نوټیفیکیشن وشی چې سمری به

منسټر ډائریکټ چیف منسټر له لیږی، مونږ خو حیران په دې خبره یو چې دا کومه Ground reality ده، سوچ پکار دے چې نن د یو ډیپارټمنټ نه سمری چیف سیکرټری له ځی، دا د دې د پاره ځی چې دا Vet شی، دا بیا د چیف سیکرټری ذمه داری وی چې هغه ئے لاء ته ولیږی، هغه ئے اسټیبلشمنټ ته ولیږی، هغه ئے ریګولیشن ته ولیږی، دا خو مشینری چې جوړه ده، دا د دې د پاره جوړه ده، که چا سره دا غم وی چې د حکومت اختیار نشته نو هغه خلق د په دې خبره ځان پوهه کړی چې د خپل اختیار ورته پته نه وی چې حکومت بااختیاره وی خو دا چینل دے ، دا چینل چې ماتیږی زمونږ په دې باندې هم تحفظات دی او په دې باندې هم مونږ د افسوس اظهار کوؤ۔ سپیکر صاحب! دا صوبه ده، دلته یو حکومت دے ، پکار دا ده چې دا حکومت د ضابطې د لاندې وچلیږی، مونږ اپوزیشن، که نن حکومت د دې صوبې یوه پهیه ده نو دا اپوزیشن بیا د دې صوبې بله پهیه ده، په یو پهیه باندې دا صوبه نه چلیږی، که په یو پهیه باندې دوئ حکومت چلولے شی مونږ ورله مبارکی ورکوؤ خو صوبه چې ده، دا په یو پهیه نه چلیږی، بله پهیه به ورسره یوځائې کوې هله به دا صوبه چلیږی۔ سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ نماز کا وقفہ ہے، اس کے بعد ان شاءاللہ بات کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Azam Khan Durrani, MPA, to please move his privilege motion No. 13, in the House.

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر مشتاق غنی، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: (جناب اعظم خان درانی، رکن اسمبلی سے) میں آپ سے معذرت کے ساتھ۔ سر، آج ایک افسوسناک دن ہے کہ جو زلزلہ ہوا تھا 2005ء میں، آج اس کی آٹھویں برسی ہے اور اس زلزلے میں کوئی 80 ہزار کے قریب لوگ جو ہیں، وہ جاں بحق ہوئے تھے اور چھ لاکھ کے قریب بے خانماں ہوئے تھے اور میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ تمام لوگ جو اس میں جاں بحق ہوئے، ان کیلئے

اجتماعی دعا بھی کی جائے لیکن اس سے پہلے میں اس ہاؤس کی طرف سے ایک میسج دینا چاہتا ہوں کہ وہ جو لوگ تھے جو اس میں جاں بحق ہوئے، ان کے لواحقین آج آٹھ سال گزرنے کے باوجود جناب سپیکر، وہ لوگ کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے کوئی ساڑھے پانچ چھ ہزار کے قریب سکول جو ہیں، کچھ تو زلزلے نے گرادیئے اور کچھ 'ایرا/ پیرا' نے گرادیئے، حالانکہ بعض سکول بہترین حالت میں تھے لیکن اس وقت ان کو بھی Reconstruction کے بہانے گرادیا گیا اور آج تک تقریباً ٹوٹل ڈھائی ہزار سکول جو ہیں، وہ نہیں بن سکے اور بچے ٹینٹوں میں کھلے آسمان کے نیچے سرد گرم موسم میں تعلیم حاصل کرنے پہ مجبور ہیں اور 502 بلین کی امداد آئی جناب والا، اور اس کو ایسے شیر مادر سمجھ کے اس 'ایرا/ پیرا' نے ہڑپ کیا اور وقت کے حکمرانوں کی کوئی نگاہ نہیں تھی اس کے اوپر، اور یہ پیسے یہاں سے منتقل بھی کئے گئے جناب سپیکر، پچھلے دور میں نوڈیرو بھی یہ پیسے گئے، ملتان بھی یہ پیسے گئے اور یہ کہا گیا کہ اگلے سال یہ واپس کردیئے جائیں گے لیکن آج تک وہ لوگ، آج بھی ٹی وی کے پروگرامز آپ دیکھیں تو ٹی وی پہ رو رہے ہیں، شور مچا رہے ہیں، حکومتی اداروں کی بے بسی کے اوپر 'ایرا/ پیرا' کے اس طرز عمل کے اوپر، اور میں یہ کہوں گا جناب سپیکر کہ یہ ایوان مشترکہ طور پہ فیڈرل گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کرے کہ یہ جو 'ایرا/ پیرا' ہے، اس کو ختم کرے اور ہمارے حصے کے جو پیسے بنتے ہیں، اس میں ایبٹ آباد، اس میں مانسہرہ، اس میں بٹگرام، اس میں کوہستان، اس میں شانگلہ، یہ سارے اضلاع شامل ہیں جو متاثر ہوئے تھے اور انہی کا پیسہ ہے اور انہی کی Reconstruction کیلئے وہ آیا ہوا تھا لیکن آج تک وہ ہمیں نہیں مل سکا۔ 'ایرا/ پیرا' اپنے غیر ضروری اخراجات اور گاڑیاں اور ملازمین، سات دفاتر ڈی آر یو کے ایبٹ آباد میں بنے ہوئے ہیں جناب والا! اور ان کے اوپر Heavy expenditure آتا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ یہ ایوان یہ مطالبہ کرے متفقہ طور پہ وفاقی حکومت سے کہ 'ایرا/ پیرا' کو ختم کرے اور ہمارے پیسے ہمارے صوبے کے حوالے کرے۔ جس طرح Transparent اور شفاف پالیسی ابھی بنائی گئی ہے، اگر یہ فنڈ ہمیں مل جائے اور اس پہ ہم عمل کریں تو ہم ایک سال کے اندر یہ سارے مسئلے حل کرسکتے ہیں اور میری یہ گزارش تھی کہ ایک تو ان لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے اور ان کی مغفرت کیلئے اجتماعی دعا بھی کی جائے اور یہ مطالبہ بھی ہمارا جو ہے، فیڈرل گورنمنٹ تک پہنچایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا عصمت اللہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تمام شہداء کیلئے دعا کریں۔ مولانا عصمت اللہ صاحب دعا کریں، مولانا عصمت اللہ صاحب، پلیز۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): جناب سپیکر! واقعی آٹھ تاریخ کا جو واقعہ تھا، وہ بڑا ہی ہولناک واقعہ تھا، اکتوبر کا، تو آج اس پر مشتاق غنی صاحب نے بات کر دی ہے، میں اس کی Repetition میں نہیں جاؤنگا۔ اب جو مسئلہ ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ 'ایرا/ پیرا' بند ہو چکا ہے، چٹھیاں آگئی ہیں صوبائی گورنمنٹ کو بھی اور سب ڈیپارٹمنٹس میں، انہوں نے Criteria یہ بنایا ہے کہ جو 70% and above جو کام ہوئے ہیں، ان کو وہ ختم کریں گے، وہ انہوں نے In hand رکھے ہوئے ہیں، باقی جو کام ہیں، As it is ان کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے اور اگر وہ ہمیں فنڈ کے ساتھ یہ کام نہیں کریں گے، تو صوبائی گورنمنٹ کو یہ کام آجائیں گے، ساری Liability صوبے کی بن جائے گی۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ وہ فنڈ ہمیں نہیں دے گی تو ہم پورے آئندہ دس سال میں بھی یہ جو کھربوں روپے ہیں، یہ ہم نہیں پورے کر سکیں گے، یہ سارا صوبہ محروم رہ جائے گا اور ان لوگوں کو بھی تو آپ نے بسانا ہے، تو اس لئے فیڈرل گورنمنٹ سے ہم مطالبہ کرتے ہیں، چاہے اس کو آپ قرارداد کی شکل میں ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ وہ یہ جو 'ایرا/ پیرا' کو ختم کرکے جو شفٹ کرے گی صوبے کو تو With fund شفٹ کرے کہ اس کے جو فنڈز ہیں، اس سے پہلے جتنے کام رہ گئے ہیں، 70 پرسنٹ والے کام کو Complete کرتے ہیں، باقی جو کام رہ گئے ہیں، جن پر 5% کام ہوا ہے، جن پر بالکل کام نہیں ہوا ہے لیکن ٹینڈرز ہو گئے ہیں، انہوں نے ٹینڈر پر ورک آرڈر ایشو کرنا تھا، ان کے پیسے بھی اور وہ جو ان کی لسٹوں میں آئے تھے، یہ چھ سات ہزار جتنے بھی سکول اور روڈز ہیں، یہ سب کے وہ ہمیں دے ورنہ اس صوبے پر ایک اور بہت بڑا Burden پڑ جائے گا اور بڑی مایوسی ہو جائے گی، تو اس لئے جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے Through یہ سب کے علم میں لانا چاہتا تھا اور آپ کی وساطت سے صوبائی گورنمنٹ سے بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ جو بھی ان کی Liability ہے، تب اسے Accept کرے جب فیڈرل گورنمنٹ انہیں پورے وہ فنڈز، کیونکہ ہمارے جو فنڈز آگئے تھے، وہ فنڈز یہاں سے شفٹ

کئے گئے ہیں اور اس پر انکو Recap کر دیں گے، ابھی یہ Dump پڑے ہوئے ہیں تو ہمیں اس وقت کے وزیر اعظم /صدر جو بھی انہوں نے فیصلہ کیا، ہم دوسری جگہ پر ان کو لگاتے ہیں اور پھر وہاں کی ہماری 'فارن ایڈ' آئے گی تو ہم ان کو ادھر دیدیں گے، یا ہماری جو ابھی ایڈ آئے گی، انہوں نے ہمیں ابھی کل تک کچھ نہیں دیا اور یہ ساری محرومی اور ہمارے بچے اب تک باہر بیٹھے ہوئے آٹھ سالوں سے، اور کتنے سال ہم انہیں بٹھائیں گے جناب سپیکر؟ اور یہ صوبے کیلئے بہت ہی بڑا Burden بن جائے گا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی شاہ باچا صاحب۔ محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ مشتاق غنی صاحب چې کومه خبره وکړه د نوښهیرو خبره ئے پکښې وکړه او د ملتان جی، نو زه دوئ ته دا ریکویسټ کوم چې دا د چا جیب ته خو پیسې نه دی تلی، یا د یو واضحه دغه وکړی چې یره د چا جیب ته تلی دی؟ خو یو سکیم باندې به لګیدلې وی یا به په یو پراجیکټ باندې لګیدلې وی نو کم از کم داسې خبره د نه کوی چې نوښهیرو ته پیسې لاړې او یا ملتان ته پیسې لاړې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے 'پراپر' موشن آجائے، جو بھی ہے 'پراپر' موشن آجائے، اس پہ پھر بات کر لیتے ہیں، ان شاءاللہ۔ تھینک یو سر۔ سردار اورنگزیب، سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مشتاق غنی صاحب نے آج بہت اہم مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ دلائی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! 8 اکتوبر 2005ء کو غالباً زلزلے میں یقیناً بے تحاشہ تباہی آئی تھی ہزارہ ڈویژن کے کچھ اضلاع میں اور مظفر آباد اور اس سارے علاقے میں، تو جو بات انہوں نے کی ہے جی کہ بالکل ایک متفقہ قرار داد آ گر آجائے اور جو فنڈ ہے، 'ایرا/ پیرا' کے حوالے سے بڑی تباہی ہوئی ہے، خرد برد ہوئی ہے اس فنڈ میں، وزیر اعظم صاحب نے ابھی اس کا نوٹس بھی لیا ہے اور اس میں انہوں نے ہدایت بھی کی ہے کہ اس 'ایرا/ پیرا' کو ختم کر کے جو حکومت کے ادارے ہیں، ان کے ذریعے ہم ترقیاتی کاموں کو آگے چلائیں گے، تو جو سکول خصوصی طور پر جن میں اب بھی بچے دھوپ میں اور بارش میں بیٹھے ہیں، سکولوں کی چھتیں نہیں ہیں، کچھ تو زلزلے میں تباہ ہوئے ہیں اور کچھ انہوں نے خود بلڈنگیں گرا کے تباہ و برباد کر دیا ہے سارا سٹرکچر، تو مہربانی کر کے اس کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم متفقہ

ایک قرارداد لے آئیں جو لوگ ممبران حضرات Affected علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، اس میں ان کی دادرسی ہو جائے گی جو ہمارے بھائی اس میں متاثر ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر مشتاق غنی، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! آپ ہمیں اجازت دیدیں، ہم بیٹھ کے قرارداد لکھ کے لے آتے ہیں اور پھر آپ سے Rules relax کرنے کی درخواست کریں گے تاکہ یہ متفقہ قرارداد ان لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے بھی ہو جائے اور ساتھ یہ 'ایرا' کے جو فنڈز ہیں، صوبائی حکومت کو منتقلی کی بھی بات ہو جائے۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. Come to the agenda, please. Mufti Said Janan, to please move his privilege motion No. 10, in the House. Motion No. 10, Mufti Said Janan, please.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یقینی طور باندې زه د دغه شی قائله نه یم چې خوک دلته کښې دغه راوړی خو بیا ځنې محکمې داسې وی چې هغه ځنې خلق هغې کښې داسې خلق ناست وی چې هغوی کښې قدر و عزت نه وی خو بیا هم منسټر صاحب عزتمند سړے دے، سیکرټری صاحب ئے ماته ئے اووئیل، یقین دهانی ئے راکړله، زه په هغې بنیاد باندې دا خپل تحریک استحقاق واپس اخلم۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. Mr. Azam Khan Durrani, MPA, to please move his privilege motion No. 13, in the House. Azam Khan Durrani.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب والا! اسمبلی کے گزشتہ اجلاس، مورخہ 16 ستمبر 2013 کو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر اسمبلی کے سامنے اپنی بے بسی اور حکومت وقت کی زیادتی کا تذکرہ کیا تھا کہ گزشتہ ضمنی الیکشن کے دوران میرے حلقہ نیابت PK-70، بنوں 1 میں چیف منسٹر صاحب کی ہدایت پر مختلف سکیموں کیلئے 26.700 ملین روپے کی منظوری دی گئی تھی لیکن افسوس کا مقام ہے کہ مذکورہ فنڈ جو اس وقت استعمال نہیں کیا گیا، اب غیر منتخب نمائندے کی ہدایت پر استعمال ہو رہا ہے جو کہ میرے ساتھ

بحیثیت منتخب نمائندہ سراسر زیادتی ہے۔اس ضمن میں جناب وزیر قانون اور جناب سپیکر صاحب نے میری دادرسی کرتے ہوئے مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ آپ کا استحقاق ہے کہ مذکورہ فنڈ آپ کی وساطت سے استعمال کیا جائے۔مزید یہ کہ جناب سپیکر صاحب نے اس ضمن میں ڈپٹی کمشنر بنوں کو ہدایت بھی جاری کی تھی جو کہ بد قسمتی سے ردی کی ٹھوکری کی نذر ہوگئی کیونکہ جناب، میں نے مذکورہ ڈپٹی کمشنر ایاز خان وزیر سے اس ضمن میں رابطہ کیا تو انہوں نے بڑی دلیری اور ہتک آمیز انداز میں بتایا کہ میرے لئے اسمبلی اور سپیکر کی ہدایت کی کوئی اہمیت نہیں ہے، میں تو صرف وہی کرونگا جو کہ مجھے اوپر سے ہدایت کی جائے۔اس کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! تین ساړهې تین مهینې وشوې چې اسمبلی روانه ده، همیشه بار بار د کمیټیانو ذکر کیږی نو لا تر اوسه پورې کمیټی نه ده جوړه شوې۔ چې چرته مسئله راځی نو مونږ به ئے کمیټی ته حواله کړو نو دا Financial matters دی، داسې نه چې کمیټی یو کال بعد فیصله کوی نو دا پیسې خو به ختم شوې وی، نو دا زما توهین نه دے دا د دې سپیکر توهین دے، د دې اسمبلۍ توهین دے، که هغه د اپوزیشن ممبران دی او که د ټریژری بنچز دی، د دوئ ټولو استحقاق مجروح شوے دے۔ جناب سپیکر صاحب! ډپټی کمیشنر صاحب ته ما ټیلیفون وکړو، د هغوی دا الفاظ وو چې زه اسمبلی نه منم، زه سپیکر نه منم، زه ایم پی اے نه منم، که دوئ ما چرته وغواړی اسمبلۍ ته نو Well and good زه به ورځم، که ما هائی کورټ ته وغواړی نو زه به ورځم، نو سپیکر صاحب! د ایم پی اے څه حیثیت پاتې شو یا د دې اسمبلی څه حیثیت پاتې شو؟ چې دا اسمبلی یو ایکټ جاری کوی، د هغې لاندې ادارې راځی، هغه رولز جوړوی نو سپیکر صاحب! چې مونږ ایکټ هم جاری کوؤ، رولز هم جوړوؤ، قانون هم جوړوؤ او بیا د دې ایم پی ایز خبره هم نشی منلې نو دلته زمونږ چیف منسټر صاحب کښینی نو چې څوک هغه ته مسئله پیش کړی نو تاسو اسمبلی Adjourn کړئ نو حق خو دا وو چې پرون دوئ مونږ ته جواب راکړے وے د ډیډک په مسئله، ډیرې مسئلې دی، د دې خبرې په سلسله کښې پرون زما میټینګ شوے دے د چیف منسټر صاحب سره، هغوی ته ما خپله مسئله وړاندې

کړه چې د الیکشن تر حد پورې دا ستاسو حق وو، دا صحیح وه، هر سړے دا غواړی چې زما ممبر کامیاب شی خو چونکه زه اوس د دې حلقې منتخب نمائنده یم او دا زما حق دے، د دې سکیمونو Identification کښې زما حق دے چې دا څه دی، دا صحیح دی As it is دا به دوئ د ضرورت په بنیاد باندې کړی وی، دا زه منم خو اوس چې کوم Identification دے، هغه زما حق دے As elected MPA، نو سپیکر صاحب! که چرته دا حق هم نشی تسلیمیدے نو بیا مونږ څه له راغلی یو؟ هغه خلق کاررونه غواړی، پیسې ئے هم شوې دی، هر څه شته خو دا زما هغه کس دے چې هراؤ شوے دے، هغې کس ته دا اختیار ملاؤ دے چې ته په ټولو کونسلونو کښې Installation of Pressure Pumps وکړه نو دا خو جناب سپیکر! واقعی خبره ده چې د الیکشن نه مخکښې دوئ څه وئیلی دی چې مونږ به تبدیلی راولو، دا یو پهلا تبدیلی دا هم راغله چېElected Member خواستونه کوی او همیشه استحقاق راځی، زما په خیال په 16 تاریخ باندې هم ما په پوائنټ آف آرډر باندې دا خبره کړې وه او نن هم زه په دې هاؤس کښې دې خپلو ملګرو ته وایم چې دا زما څه حیثیت دے، دا به ستاسو هم وی۔ زمونږ دا درخواست دے چې تاسو هغې ډپټی کمشنر ته هدایات وکړئ چې یو پیسه استعمال نه کړې ځکه چې په 23 تاریخ باندې هغه ماته په Written کښې راکړی دی، چیف کوآرډینیشن آفیسر ډسټرکټ بنوں چې As it is دا پیسې زما سره پرتې دی د سپیکر د لیټر نه پس، نو اوس تاسو هغوی ته رولنګ ورکړئ او دا هدایات جاری کړئ چې یوه پیسه ونه لګوې چې کله کمیټی فیصله وکړی نو هغه به بیا د دې نه بنه خبره وی۔ نو جناب سپیکر! ځنې داسې ممبران دی چې زه دا خپل حق غواړم نو ما ته به د دې فورم نه جواب راځی، که منسټرز وی او که چیف منسټر صاحب دے نو زه د ممبر نه د دې Satisfaction نه غواړم چې هغه وچت شی، زما د حلقې د ډیډک ممبر، نو زه دا نه غواړم۔ جناب سپیکر! تاسو به نن رولنګ راکوئ ګنې نو زه به احتجاجاً واک آؤټ کوم په دې باندې چې دلته د ایم پی اے هیڅ څه حیثیت نشته، دا برائے نام دا اسمبلی ناسته ده او مونږ خالی په میډیا باندې کوریج ورکوؤ ځکه چې دا زمونږ جمهوری عمل دے۔ جمهوریت څه ته وائی سپیکر صاحب؟ جمهوریت کښې خو دا نه کیږی چې یو زیاتے او ظلم کیږی۔

سپیکر صاحب! مونږ خپل حق غواړو او حق د پاره هر ځائې کښې به مونږ دا نعره وچتوؤ، نو تاسو که چینج راولئ نو دا چینج راولئ چې کوم Elected Members دی، هغه سپورټ کړئ، هغه که د اپوزیشن دی او که د حکومت دی۔ سپیکر صاحب! زما درخواست دے چې تاسو به رولنګ جاری کوئ۔ شکریه جی۔

جناب شاہ محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ محمد خان، پلیز۔

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! زما معزز رکن اعظم خان صاحب خپل فریاد وکړو، زه صرف د دې تشریح کول غواړم ولې چې منسټر صاحب ته د دې علم نشته، دا دو کروړ 67 لاکھ روپئ چې د بنوں ډسټرکټ ګورنمنټ فنډ دے، دا د صوبې فنډ نه دے نو دا زما په چیئر کښې هلته کښې چې اعظم خان صاحب نه وو منتخب شوے، د هغې نه مخکښې د سی ایم صاحب په ډائریکټیوز باندې دا Approve شوے وو او بیا ډپټی کمشنر د هغې Administrative approval issue کړو خو چونکه اعظم خان ورور زمونږ وروستو راغـے نو په هغې کښې دوئ دا ګیله وکړله، په دې ټائم کښې Administrative approval issue شوے وو، اسټیمیټونه تیار وو، اشتهارونه شوی وو نو د حکومت په دې باندې یو خرچه شوې وه او دا د یو سړی د فائدې سکیم نه دے جناب سپیکر، دا د عوامو د مفادو سکیم دے، نو ډی سی صاحب نن د هغې پابند دے د چیف منسټر د ډائریکټیو او ما چې کوم چیئر کړے دے ولې چې دا زمونږ د ډسټرکټ فنډ وو، پکار خو دا وه چې دا تقسیم شوے وے خو چونکه د سی ایم ډائریکټیو راغله نو زه مجبور شوم او د سی ایم د ډائریکټیو پابندی مې وکړله او نن که ډی سی دے نو هغه هم په دې مجبور دے، نور دا نه چې د چا د اعظم خان صاحب سره دشمنی ده خو چونکه سی ایم صاحب د چیف ایګزیکټیو حیثیت لری او چې د هغوی ډائریکټیوز وی نو هغه څوک نشی ماتولې، که ډی سی وی او که زه یم او که بل وی، نو ان شاءاللّٰه بیا که د ډی ډی سی میټنګ وی بیا زمونږ شیئر تقسیمیدے شی ولې چې دا د ډسټرکټ فنډ دے هلته کښې مونږ څلور ایم پی اے ګان یو خو مونږ اعظم خان صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ چې دا خبره د ټول ډسټرکټ ده چې سی ایم صاحب ډائریکټیو کړې ده نو

مونږ ئے چې نه چھیړو، ستا خو ډسټرکټ ته دا فنډ د رومی او د هغې کس جیب ته نه د رومی، دا د عوامو د مفاد د پاره یو سکیم دے نو عوامو د مفاد د پاره هغه سکیمونه پکار دی په هغې ظاهره څه کار شوے دے نو د هغې چھیړل نه دی پکار، البته مخکښې نه دی پکار چې ستا د مشورې نه بغیر کار کیږی په PK-70 کښې او که دا وی نو زه هم حقدار یم په PK-72 کښې خو چې مونږ ټول ورونړه یو، ځلور کسان یو مونږ د بنوں ډسټرکټ نو چې مونږ قربانی ورکوؤ د سی ایم صاحب ډائریکټیو مو تسلیم کړه نو زه اعظم خان ورور ته هم وایم چې ته هم قربانی ورکړه او که نه وی نو بیا به دا فیصله په ډی ډی سی میټنګ کښې کیږی۔ تھینک یو جناب سپیکر، ویری مچ۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: یوسف ایوب، پلیز۔ یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: اعظم خان صاحب، ہمارے دونوں فاضل جو بھائی ہیں، انہوں نے بات کی ہے، دو مختلف ایشوز ہیں۔ اعظم خان نے بھی اپنی پریولج موشن میں دو Issues raise کئے ہیں جی، ایک تو Identification of scheme کا کیا ہے جو میرا خیال ہے پریولج کمیٹی کے Preview میں شاید نہیں آتا ہے۔ جدھر تک بات رہ گئی جی کہ اگر کسی ڈپٹی کمشنر نے ان کو کہا ہے کہ جی میں کسی اسمبلی کی حیثیت کو نہیں مانتا اور میں سپیکر کو نہیں مانتا اور میں کسی کو نہیں مانتا، میں اپنی مرضی سے کام کرونگا، وہ واقعی ان کا Privilege breach ہوا ہے، ہم اس چیز کو Accept کرتے ہیں اور اگر اس چیز کی Clarification اسمبلی کرنا چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس ایشو پر یہ جو مسئلہ ہے، اس کو آپ پریولج کمیٹی میں بیشک لے کے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اعظم خان درانی صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: شکریه، سپیکر صاحب۔ د چیف منسټر صاحب ډائریکټیو مونږ ته منظوره ده، هغې باندې به مونږ عمل کوؤ خو د هغې نه مخکښې په هغې کښې پیسې لږې نه وې، په 21 تاریخ باندې ډیډک چیئرمین ډی ډی سی کړې ده، په 22 تاریخ باندې زه Elect شوے یم، په 27 تاریخ باندې Administrative approval ډپټی کمشنر ایشو کوی حالانکه حق خو دا دے چې هغه د Administrative approval ایشو نکړی ځکه چې د دې حلقې ایم پی اے منتخب شو، نو د هغې نه پس په 8 تاریخ او په 16 تاریخ باندې د هغې ټینډر دے، ما دلته په 16 تاریخ باندې په پوائنټ آف آرډر باندې د هغې خبره کړې ده نو جناب سپیکر، هغې ته لیټر شوے دے نو دا د یو ایم پی اے یا د یو ډیډک چیئرمین د بل سړی په حلقه کښې به مداخلت کوی او که نه؟ نه به کوی۔ د هغې نه پس د الیکشن هم څه رولز ریګولیشنز دی نو دا خو داسې معلومه شوه چې تاسو د اسمبلئ په فلور باندې یو خبره کوئ، عملی بله خبره وی، نو جناب سپیکر! شاه محمد خان د خبرې نه زه مطمئن نه یم نو زه دا غواړم چې دا پیسې د Stop شی او کمیټئ ته د حواله شی۔ که چرته کمیټی په دې فیصله وکړی چې هغه سړے د دا کوی ځکه چې هغه زما نه هراؤ شوے کس دے، زه د دې حلقې ذمه وار کس یم نو زه به هله Satisfied یم چې تاسو دا پیسې Stop کړئ او د هغې نه پس په دې باندې خبره وشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی یوسف ایوب، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب! ایسا ہے جی، یا تو کسی ایم پی اے کو جو سالانہ فنڈز ملتے ہیں، اس فنڈ میں سے یا اس اے ڈی پی جو اس کے حلقے کا حصہ بنتی ہے اور وہ ایم پی اے صاحب کے کہنے پر Identification نہیں ہو رہی تو وہ تو بات بالکل صحیح ہے، ہم بھی مانتے ہیں، وہ غلط ہے لیکن ساتھ ہی اعظم خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ چیف منسٹر ڈائریکٹیو ہے اور چیف منسٹر کو یہ اختیار ہے، وہ ڈائریکٹیو دے سکتا ہے اور ظاہر ہے جب ڈائریکٹیو چیف منسٹر ایشو کرتا ہے تو وہ سکیمز پہلے سے Named ہوتی ہیں کہ جی کہ میں ڈائریکٹیو ایشو کر رہا ہوں کہ فلاں سے فلاں روڈ ہو جائے، واٹر سپلائی سکیم ہو جائے، سکول ہو جائے، تو چیف منسٹر ڈائریکٹیو کو ایک ایم پی اے ہونے کی حیثیت سے میں خود بھی، کیونکہ فنڈز چیف منسٹر کے اپنے

ہیں، اس کو ہم بدلا نہیں سکتے۔ تو اس میں بڑا فرق ہے کیونکہ چیف منسٹر ڈائریکٹیو ہے اور اعظم خان کے Elect ہونے سے پہلے یہ ڈائریکٹیوز دیئے گئے ہیں تو ظاہر ہے وہی کام ہوگا جو چیف منسٹر نے ڈائریکٹیوز ایشو کئے ہوئے ہیں، یہ تو مطلب یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، یہ تو ہمیشہ ہوتا ہے، کوئی شخص بھی چیف منسٹر کے پاس جاکر ڈائریکٹیو لے سکتا ہے، اپنی تکلیف بیان کر سکتا ہے اور چیف منسٹر اس کو ریلیف دینے کیلئے یا اس کے علاقے کو ریلیف دینے کیلئے اپنے ڈائریکٹیوز ایشو کر سکتا ہے اور پھر اپنی Discretion پر فنڈ دے رہا ہے، کسی ایم پی اے کا فنڈ نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to concerned Committee.

(تالیاں)

جناب صالح محمد خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی صالح محمد خان صاحب۔

جناب صالح محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ مانسہرہ PK-55 میں پبلک ہیلتھ کی کلاس فور کی کچھ ویکنسیاں تقریباً چار پانچ مہینے سے خالی پڑی ہوئی ہیں جن میں وال مین ہے اور باقی یعنی جو ٹیوب ویل پر جو ذمہ دار قسم کے لوگ ہیں، گریڈ ایک سے چار تک۔ جناب سپیکر! آج تک پالیسی یہی رہی ہے کہ گریڈ ایک سے چار تک، بلکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی یہاں اپنے پہلے خطاب میں یہ کہا تھا کہ یہ ایم پی ایز کے Consultation سے سب کچھ ہوگا، خاص کر کلاس فور کی (تعیناتی)۔ جناب سپیکر، میں تقریباً کئی دفعہ اپنے معزز وزیر پبلک ہیلتھ، شاہ فرمان صاحب کے پاس جاتا رہا، انہوں نے کئی دفعہ یقین دہانی کرائی کہ کل آئیں، تین دن کے بعد آئیں، پھر تین بعد کے آئیں، پھر ہوا یہ کہ میں چیف منسٹر صاحب کے پاس گیا ہوں، انہوں نے بھی میرے معزز وزیر صاحب، میرے بھائی ہیں، ان کو لکھا ہے کہ جو پرانی پوسٹیں ہیں، یہ Vacant جو پوسٹیں ہیں، ان کو Fill کیا جائے۔ جناب

سپیکر، اس کے بعد جب میں اپنے بھائی آنریبل منسٹر صاحب کے پاس گیا ہوں، انہوں نے کہا ہے کہ اس میں ہم بیٹھیں گے اور کوئی 70% آپ کے کرلیں گے اور 30% اس میں ہمیں دے دیں۔ تو جناب سپیکر، یہی گزارش ہے میرے اپنے بھائی شاہ فرمان صاحب سے کہ جو ہمارا حق بنتا ہے کیونکہ ہم اپوزیشن میں ہیں، آپ تو وزیر ہیں اور سینیئر وزیر ہیں، اس کیبنٹ کے قابل وزیر ہیں، اللہ آپ کو اور بھی عزت دے تو اس میں آپ اپوزیشن کا ذرا خیال رکھیں گے، خصوصاً اپنے بھائی کا خیال رکھیں گے۔ یہی آپ سے گزارش کرنا تھی۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

(تالیاں)

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ ایسی کوئی پالیسی، Written policy میری نظر میں یا میرے علم میں نہیں ہے کہ جس کے اندر آپ کوئی اپوائنٹمنٹ کسی ایم پی اے کی مرضی سے کریں گے لیکن چونکہ یہ سارے Representatives ہیں، یہ عوامی نمائندگان ہیں تو ان کے ساتھ Consult کرنا، لوگوں کی Expectation ہیں ان سے، ان کی عزت کی خاطر ان سے بیٹھ کے بات کرنا، اپوائنٹ کرنا لوگوں کو، اگر کوئی اس طرح Written policy ہے جو مجھے Bound کرتی ہے کہ میں Concerned MPA کو Consult کرکے اپوائنٹمنٹ کرونگا تو وہ میرے سامنے لائی جائے اور اگر میں اپنی طرف سے بغیر Discrimination کے اپوزیشن یا گورنمنٹ کا کوئی بھی نمائندہ ہو، اس کے ساتھ بیٹھ کے اس کی مرضی سے ادھر اگر اپوائنٹمنٹ کا فیصلہ ہے تو یہ اس کو آپ میری Courtesy کہیں یا کچھ بھی کہیں لیکن بہر حال میں یہ ضرور پوچھتا ہوں کہ اگر ایسی کوئی پالیسی ہے، ایسے کوئی رولز ہیں، کوئی لاء ہے، تو وہ ضرور مجھے بتایا جائے تاکہ مجھے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جائے اور میں ان Written rules کا، اس پالیسی کا انتظار کرتا ہوں کہ وہ مجھے Bound کرتی ہے کہ میں کسی ایم پی اے سے بات کرکے اپوائنٹمنٹ کرونگا۔ میں نے ایم پی ایز کی خاطر اور Transparency لانے کی خاطر، میں نے یہ چیز اتنی Transparent رکھی ہے کہ جب بھی کوئی جاتا ہے، اس کو ایکسیئن پوری Vacancies بتاتا ہے کہ یہ یہ Vacancies ہیں، یہ آپ کی Constituency میں ایسا ہے کہ

اس میں سے اگر کوئی غلطی ہو تو وہ میں Correct کر دیتا ہوں لیکن میں یہ بات ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پالیسی میں نے سوچی ہوئی ہے اور میں ہر ایم پی اے کو اعتماد میں لے کے کوئی کام کرونگا۔ تو میں معزز رکن صالح محمد سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ میرے لئے Rule بھی نہ بنایا جائے اور میرے اوپر Enforce بھی نہ کریں کیونکہ I am the Minister and I have to administer my department and if I am responsible, I will enjoy my authority reciprocal to my responsibility، لہذا یہ میرے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے کہ میں کسی کی بات مانوں یا نہ مانوں لیکن یہ میرا Promise ہے کہ چاہے اپوزیشن کا ممبر ہو چاہے گورنمنٹ کا ہو، اس کی مرضی سے اس کی عزت کی خاطر کیونکہ لوگ Expect کرتے ہیں، میں ضرور انکی مرضی کے ساتھ انکو بٹھا کے ان سے بات کرونگا۔ کیوں؟ (تالیاں) ایسا کیوں ہے؟ اگر کوئی ممبر کہے کہ آپ اس ٹیوب ویل کے اوپر یہ بندہ اپوائنٹ کریں، Let suppose وہ بندہ کام ہی نہ کرے، وہ ٹیوب ویل چلے ہی نہ، تو میرے پاس کبھی یہ جواز جناب سپیکر! نہیں ہوگا کہ میں کہونگا کہ یہ اس لئے یہ سسٹم نہیں چلتا کہ Mr. So & so نے مجھے کہا تھا کہ بندہ اپوائنٹ کرو، یہ میرا Excuse نہیں ہوگا۔ تو اگر ڈیپارٹمنٹ کی Responsibility میرے اوپر آتی ہے تو Naturally اس کی Reciprocal authority میرے پاس ہے، بہرحال میں نے صرف یہ کہا تھا کہ اگر 70% کوئی ایسے لوگ ہیں، کوئی غریب ہے، کوئی نادار ہے، اس میں Disabled ہیں تو اگر دو چار ہم اپوائنٹ کریں لیکن Rest assure کہ میں چیلنج کرتا ہوں کہ پبلک ہیلتھ کی اپوائنٹمنٹس میں سے اگر کہیں کسی کو شک بھی پڑا کہ یہ میرٹ کے اوپر نہیں ہیں اور ویسے بھی اپوائنٹمنٹ کے مختلف ادوار میں مختلف طریقے رہے ہیں، وہ بھی ان شاءاللہ میں چیلنج کرتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی، اس گورنمنٹ میں نہ اپوائنٹمنٹ نہ پوسٹنگز اینڈ ٹرانسفرز کا پیسوں پر بیچنے کا کوئی سودا نہیں ہے، بہرحال میں نے ایک Gesture، ایک بڑی Friendly بات کی تھی صالح محمد صاحب سے، میں پھر سے کہتا ہوں کہ سب کے ساتھ، سب کے سامنے Vacancies رکھ کے بات کرونگا لیکن یہ میرے اوپر Binding نہیں ہے اور اگر ہے تو مجھے وہ رولز بتائے جائیں، I am waiting، اگر ایسا ہے تو مجھے بتایا جائے، میں اوپن ہوں لیکن جو بات میں نے کی ہے، وہ ہاؤس کے سامنے ہے، اگر کوئی لاء مجھے Bound کرتا ہے تو I would love to see that law، اگر ایسا ہے لیکن میں پھر سے گارنٹی کرتا

ہوں کہ ان شاءاللہ یہ سارے مطمئن ہونگے۔ بابک صاحب نے ایک بات کی تھی اس سے پہلے استحقاق کے حوالے سے اور گورنمنٹ سرونٹس کے حوالے سے، بیورکریسی کے حوالے، دیکھیں Politicians اگر کوئی غلط کام کریں تو وہ عوام کے پاس جاتے ہیں، ہم سب اس سوسائٹی سے ہیں، کسی کا بھائی بیوروکریٹ ادھر بیٹھا ہے، اس کا بھائی ادھر اسمبلی میں بیٹھا ہے، ہم ایک قسم کے لوگ ہیں، اچھے برے ہر جگہ پر ہیں لیکن اگر اپوزیشن کے کسی ممبر کے استحقاق کے اوپر، وہ استحقاق ایڈمٹ ہوجاتا ہے، وہ کمیٹی میں چلا جاتا ہے اور اس کے اوپر اگر چیف منسٹر یہ کہیں کہ جی اگر یہ پریکٹس پہلے سے ہوتی رہی تو یہ نوبت یہاں تک نہ آتی، تو یہ ایک اپوزیشن ممبر کی عزت کی بات تھی، اس کیلئے یہ بات تھی کہ جی ہم تو کررہے ہیں، آپکا اعتراض، آپکا استحقاق ہم ایڈمٹ کرتے ہیں، اسکو کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں لیکن ساتھ اگر یہ بات کی جائے کہ اگر پہلے سے اس طرح ہوتا تو اچھی بات تھی۔ تو میرے خیال میں اس میں Contemptuous ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ تحریک انصاف کی حکومت ہماری Constituency میں عوام کے اندر Educated لوگ ہیں، ہماری educated Constituency، ہماری Youth، ہماری آئی ایس ایف اور Any افسران نے اور انکے بچوں نے ہمیں ووٹ دیا اور ہم اس گورنمنٹ میں آئے ہیں، یہ ہمیں پتہ ہے لیکن چیزوں کو اس طرح سے Aggregate کرنا، غلط اور صحیح ہر جگہ لیکن چیزوں کو اس طرح Divide کرنا کہ یہ Politicians ہیں اور یہ گورنمنٹ سرونٹس ہیں یا یہ بیوروکریٹس ہیں، اس طرح چیزوں کو Divide نہیں کرتے۔ اچھے لوگ بھی ہر جگہ ہیں اور برے لوگ بھی ہر جگہ ہیں اور میں اس فلور کے اوپر کہہ چکا ہوں، سکندر صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ڈیپارٹمنٹ کے افسران نے دن رات محنت کرکے 27 سال بعد ہمارے علاقے کے 'اوچ نہر' کے اندر جو پانی آیا، میں نے اس فلور کے اوپر کہ (تالیاں) Appreciation کی بات ہے اور میں Letter of appreciation بھی بھیجونگا، تو جہاں پر اچھا کام ہوتا رہا ہے، لہذا میں اس چیز کے اوپر دوبارہ Repeat کروں کہ پروفیشن کے حوالے سے کوئی Segregation نہیں ہے، کسی کے عہدے کے حوالے سے، اس کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پرفارمنس کے حوالے سے اور کارکردگی کے حوالے سے، چاہے وہ Politician ہو، چاہے وہ کوئی

بیوروکریٹ ہو، چاہے وہ بزنس مین ہو، اس کے اوپر ضرور اعتراض آئے گا، اگر اس کی پرفارمنس اچھی نہیں ہے۔ Thank you very much, janab Speaker۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ راجہ فیصل زمان، راجہ فیصل زمان صاحب۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! جس طرح شاہ فرمان صاحب نے کہا کہ پی ٹی آئی کو پڑھے لکھے لوگوں نے ووٹ دیا ہے اور حسب اقتدار کے لوگ پڑھے لکھے ہیں تو جناب سپیکر، منسٹر صاحب کو چاہیئے کہ وہ اپوزیشن کیلئے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں اس لئے ایسے الفاظ سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ اپوزیشن کے لوگ ان پڑھ نہیں، اسکی تصحیح کی جائے۔ شکریہ۔

راجہ فیصل زمان: سر، میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تھوڑا Wait کریں جی۔

راجہ فیصل زمان: فلور میرے پاس ہے سر، یہ پھر اسکا جواب دیدیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: شاہ فرمان صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تھوڑا پلیز Wait کریں، راجہ صاحب کا کوئسچن ہے۔ جی۔

راجہ فیصل زمان: سر، جو ہم لوگ سیاست کرتے ہیں، میں نے یہ دیکھا ہے، جدھر بھی ٹیوب ویل ہوتا ہے، جو زمین دیتا ہے، ہم اس سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تمہیں بھرتی کرائیں گے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح۔

راجہ فیصل زمان: وہ وعدہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس نے Land donate کی ہوتی ہے، اگر شاہ فرمان صاحب اس زمین کی قیمت دینے کو تیار ہوں تو ہم ان سے بھرتی کیلئے نہیں کہیں گے۔ یہ اگر ایجوکیشن منسٹر ہمیں چار کنال خرید کر دیں تو ہم اس کو بھرتی کیلئے نہیں کہیں گے۔ ہمارے لوگ ہم سے Expect کرتے ہیں کہ ہم نے جگہ دی ہے، جائیداد دی ہے اور اس کے بدلے میں آپ ہمیں پوسٹ دیں، ہم کوئی اپنے رشتہ دار یا ذاتی کسی بندے کیلئے آپ سے پوسٹ نہیں مانگتے اور ہم یہ آپ سے حق اس لئے مانگتے ہیں کہ ہمیں لوگوں نے اس اسمبلی میں بھیجا ہے اور وہ ہم سے کہتے ہیں کہ ہمارا Right ہمیں ملنا چاہیئے۔ اگر یہ حکومت

ایسی کوئی پالیسی بنارہی ہے تو اس میں یہ پیسے بھی ڈال دے کہ بھئی جدھر ٹینک بنے گا اس زمین کو بھی ہم خریدیں گے، جدھر ٹیوب ویل بنے گا اس زمین کو بھی ہم خریدیں گے تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں، جس کو لگادیں لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جہاں Elected بندہ ہوتا ہے، اس سے مشورہ کرنا اچھی بات ہے، اس میں جس طرح انہوں نے کہا، وہ کوٹہ ہوتا ہے، ریٹائرڈ ایمپلائز کا بھی کوٹہ ہوتا ہے، Deceased son کا بھی کوٹہ ہوتا ہے، یہ سب چیزیں ساتھ ہوتی ہیں لیکن جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ کوئی مجھے Bound نہیں کرسکتا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم کسی کو Bound نہیں کرتے لیکن ہم Limit میں رہتے ہوئے ایک بات کرتے ہیں اور ہم کس سے جاکے بات کریں یا فریاد کریں، ہم کس سے جاکر بات کریں، یقین کریں ہم سے تو لوگ تین تین پوسٹیں ایک سکول کی مانگتے ہیں لیکن ہم کہتے ہیں دو پوسٹیں ہوتی ہیں لیکن یہ بھی ہمیں پتہ ہے، اس میں Retired son بھی لگتا ہے، اس میں Deceased son بھی لگتا ہے لیکن وہ لوگ ہمیں زمینیں نہیں دیں گے، جب یہ واقعات ہونگے۔ میں خود اسکا گواہ ہوں، میرے گاؤں میں ایک بندے نے ٹیوب ویل کو تالا لگادیا تھا اور میں نے اس کی منت کی تھی کہ بھائی کھول دے، جب اللہ نے جتادیا تو تیرے بیٹے کو ہم لگوادیں گے۔ اب ادھر فرمان شاہ صاحب اپنا بندہ لگادیں گے تو میرا تو کباڑا ہو جائے گا، میں تو تباہ ہو جاؤنگا کیونکہ وہ بندہ مجھے اس گاؤں میں جینے نہیں دے گا۔ پشاور کے حالات آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں جو ادھر کے رہنے والے ہیں، میں اپنے گاؤں کے حالات بہتر سمجھ سکتا ہوں، لہذا سیاست ہم مل جل کے کریں گے تو اچھا رہے گا۔ ہم کوشش کریں، ہم اپنی عزات کا بھی خیال کریں، منسٹر حضرات کی بھی عزت کا خیال کریں اور منسٹر صاحب جس جگہ بیٹھے ہیں شاید انہیں ہماری اس چیز کا احسا س نہ ہو رہا ہو کیونکہ ہمارے پاس وہ چیز نہیں ہے لیکن اس لیول پہ ہمیں پتہ ہے کہ کیا کیا کمزوریاں ہیں، کیا چیزیں ہم ان تک پہنچا رہے ہیں؟ ہم کبھی غلط کام نہیں کریں گے۔ ہمیں اپنی عزت کی پہلے سوچ ہے، جو ایم پی اے کام لیکر آتا ہے، اسے پتہ ہوتا ہے کہ اگر میں غلط کام کراؤنگا، میری Dignity خراب ہو گی، لہذا میں فرمان شاہ صاحب کی عزت زیادہ اس لئے کرتا ہوں، شاہ فرمان صاحب کی عزت اس لئے کرتا ہوں کہ Out spoken آدمی ہیں اور اچھا انسان ہے، جو بات دل میں ہوتی ہے، وہ کردیتے ہیں، وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو سامنے اور، پیچھے اور، جو کچھ مجھے نظر آیا، جو کچھ میں سمجھا ہوں ان سے، میں ان کو یہ ضرور کہونگا

اور اس سے Related جتنے بھی منسٹرز ہیں، کسی بندے کو کسی ایم پی اے کو دوسرے ایم پی اے کے حلقے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے تو کچھ بھی نہیں ہوگا، میں سچی بات، مجھے کبھی بھی اپنے حلقے سے ہٹ کے دوسرے ایم پی اے کے حلقے میں بندے کو اپوائنٹ نہیں کرنا چاہیئے کہ ہماری آپس میں Rift ہو اور جب ہم ایک دوسرے کے حلقوں میں مداخلت نہیں کریں گے تو ہمارے درمیان کوئی رنجش نہیں آئے گی سر۔ ہم آپ کی Respect کرتے رہیں گے، اس چیئر کی بھی Respect کریں گے اور اللہ نے جوان کو عزت دی ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عزت کو پانچ سال تک قائم دائم رکھے، اس میں لوگوں کو بھی فائدہ ہے، ہمیں بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ارباب اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ شاه فرمان صاحب خو همیشه ډیر ښه تقریر کوی خو بحیثیت د یو Elected Member جی چې زه په خپله حلقه کښې یو کلاس فور نشم بهرتی کولے نو خلقو خو مونږ نه Expectations دی، هر سړے دا وائی چې یره ته ممبر شوې، ته به مونږ له کلاس فور یا جونیئر کلرک یا داسې، نو دا خو جی زه د چیف منسټر هغه سپیچ به Quote کوم چې هغه وئیل چې د هر Constituency چې کوم ممبر دے، هغه د هغې وزیر اعلیٰ دے، نو دا مونږ څنګه وزیر اعلیٰ ګان یو چې مونږ هغه خپل یو کلاس فور پکښې نشو بهرتی کولے او په هغې کښې هم دوئ مونږ نه حصه غواړی؟ دومره غټې غټې منسټرئ کښې جی دوئ زمونږ دومره نشی برداشت کولے چې مونږ یو کلاس فور پکښې بهرتی کړو؟ نه وزیراعظمی تاسو له د الله نصیب کړی، په انتظار اوسئ، مونږ وزیراعظمی نه غواړو خو مونږ خپل حق غواړو، د حق د پاره مونږ هر وخت دا آواز ځکه وچتوؤ چې عوام مونږه د دې د پاره راواستوی او شاه فرمان صاحب خو همیشه داسې تقریر کوی ،داسې انداز کښې کوی لکه چې هغه د بډه بیرې زبیر وی، بس مونږه یروی (قہقہے اور تالیاں) هلکه مونږ سره لږه په مینه خبرې کوه (تالیاں) په محبت کښې راسره خبرې کوه، په یو داسې انداز کښې راسره خبره کوه نو مونږه به هر څه پریږدو خو ته چې یکدم راشې، دا دے هم د بډه بیرې جی، دا ځکه مې دا خبره وکړه، نو مونږه سره جی زیاتے مه کوئ جی،

دا وخت چې کوم دے په تاسو باندې هم راروان دے ، بیا دا نه چې سبا تاسو هم دا ګیلې کوئ او کلاس فور جی، په کلاس فور کښې جی څه Criteria ده چې 70% او 80%، دا جی زمونږ استحقاق دے ، دا د هر ممبر استحقاق دے جی چې هغه په خپله حلقه کښې چې څومره د هغه کلاس فور وی یا جونیئر کلرک وی چې د هغه په Consultationباندې جی بهرتی شی نودا به زمونږ هم او ستاسو د ټولو عزت به وی جی۔ تهینک یو۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوابزادہ ولی محمد۔

نوابزادہ ولی محمد خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ د شاه فرمان لالا ډیرې ښې خوږې خبرې دی او که چرته په جلسه کښې تقریر کوی نو ډیر خلق به ځان ته مائله کړی خو خبره اصل کښې دا ده چې مونږ دې اسمبلئ ته چې راغلی یو، مونږ د چا ټرانسفر نشو کولے ، مونږ کلاس فور نشو بهرتی کولے او سکیم مونږ چا له نشو ورکولے ، آیا مونږ ته د دے دا وښائی چې زمونږ کار څه دے یا مونږ څه کولے شو؟ که صرف دغه کولے شو چې مونږ راشو په اسمبلئ کښې کښینو، دوئ که څه قسم Bill راولی او د دوئ اقتدار دے او د دوئ په دغه کښې وی نو هغه دوئ پاس کړی نو زمونږ څه کار شو؟ یا چې کوم دا ممبران دی، د دوئ څه کار شو؟ مونږ ته د خپل یو شے وښائی چې زمونږ کوم کار دے یا مونږ کوم کولے شو نو هغه به مونږ وکړو۔ که داسې حال وی چې بنده راشی او ایجوکیش منسټر له ځو، که د پبلک هیلتھ منسټر له ځو، که دې نورو منسټرانو له ځو نو هغوی مونږ له هغه زمونږ کارونه چې دی، هغه نه کوی او مونږ نه خلق په علاقه کښې کارونه غواړی نو لهذا جناب سپیکر صاحب، دا عرض دے ، دا سیکرټری صاحب ته هم دے چې یره مونږ ته څه وښائی چې مونږ چا ته دا وئیلے شو چې مونږ دې اسمبلئ ته راشو چې زمونږ کوم کار دے ؟ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود احمد خان۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ زه منسټر صاحب ته خپله وعده وریادوم چې دوئ په بجټ کښې کومه خبره کړې وه چې دا د حکومت ذمه داری

ده چې صفا اوبه به مونږ هر شهري ته رسوؤ، هغه صفا اوبه خو پریږده سپیکر صاحب، زمونږ په حلقه کښې هغه ګنده اوبه هم نه ملاویږی۔ شاه فرمان صاحب دلته وچت شو او ډیرې وچتې وچتې خبرې ئے وکړې او ډیرې خوږې خوږې خبرې ئے وکړلې، زما په حلقه کښې څلور ټیوب ویلونه دی چې هغه خراب دی، اوبه نشته، خلق روډ ونه بند کړی چې ایکسیئن سره خبره وکړې، هغه وائی ما سره فنډ نشته، ما ته 16 لاکھ روپۍ ریلیز شوې دی چې پته ورنه کوې، ما ته 26 لاکھ ریلیز شوې دی، زه د منسټر صاحب نه دا پته کوم چې آیا تا په ایم اینډ آر فنډ کښې ټانک ضلعې ته څومره پیسې ریلیز کړې دی؟ که تا بیا ریلیز کړې دی، هغه پیسې چرته لګیدلې دی؟ ټول ټیوب ویلونه خراب دی، هلته زما په حلقه کښې سپے هغه اوبه څښکی او انسانان هغه اوبه څښکی، بیا ته څنګه وائې، ته څنګه دلته خبرې کوې چې زما د حکومت دا ذمه داری ده چې هر سړی ته به زه صفا اوبه رسوم؟ صفا خو پریږده مونږ ګنده اوبه نه مونو۔ سپیکر صاحب، زه منسټر صاحب ته دا خواست کوم چې دے د چیک کړی، دے د مانیټرنګ ټیم را اولیږی چې زه ده ته دا ورښکاره کړم چې زما په ضلع کښې داسې کلی شته، داسې یونین کونسلې شته چې هغوی په خرو باندې اوبه راوړی، هغه ځناور هم څښکی او انسانان هم څښکی، زه د منسټر صاحب نه پته کوم چې ایم اینډ آر فنډ تلے دے، چرته تلے دے، په کوم ځائې لګیدلے دے او څومره پیسې ریلیز شوې دی؟ ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ۔ سردار اورنگزیب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اصل میں اس طرح ہے جی کہ شاہ فرمان صاحب ہمیشہ اپوزیشن کا بڑا خیال رکھتے تھے اور جب بھی اپوزیشن کے کسی ممبر کے حلقے میں کوئی تکلیف ہوتی تھی، وہ اٹھ کے بیان کرتا تھا، یہ فوری طور پر اس کے اوپر ایکشن لیتے تھے اور آج جو بات انہوں نے کی ہے، یقیناً ہمیں بڑی مایوسی ہوئی ہے، جتنے ہم اپوزیشن کے ساتھی ہیں، تو اسلئے سب اپنے اپنے خدشات ان تک پہنچا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاہ فرمان صاحب! پہلے آپ ایم پی اے ہیں اور بعد میں آپ منسٹر ہیں تو آپ کو چاہیئے کہ آپ ایم پی ایز کا خیال رکھیں اور یقیناً یہ ٹیوب ویلز کا جناب سپیکر صاحب، اس طرح مسئلہ ہے کہ وہاں پر ایک وال مین کی پوسٹ ہوتی ہے اور ایک ٹیوب ویل آپریٹر کی پوسٹ ہوتی ہے اور ٹیوب ویل آپریٹر

اگر اسی جگہ کا، اس گاؤں کا بھرتی نہ کیا جائے، کسی دوسرے گاؤں سے بھرتی کیا جائے تو وہ صحیح طریقے سے لوگوں کو پانی نہیں پلا سکتا، اس لحاظ سے اسی گاؤں کے لوگوں کا حق ہوتا ہے اور میری یہ شاہ فرمان صاحب سے گزارش ہے کہ میرے حلقے میں بھی کوئی پانچ چھ ٹیوب ویلز کے اوپر ایک پوسٹ کا آرڈر ہوا ہے، منظور ہوئی ہے ٹیوب ویل آپریٹر کی اور وال مین کی پوسٹ وہاں پر منظور نہیں ہوئی ہے تو Kindly جلد از جلد وال مین کی پوسٹیں بھی سینکشن کی جائیں اور دوسری بات جو میرے بھائی نے کی ہے، میرے حلقے میں، شاہ فرمان صاحب! شاید آپ ناراض ہونگے، ایک ٹیوب ویل ہے، تو جب میں نے ایکسیئن سے بات کی کہ اس کو آپ چلائیں، نیا ٹیوب ویل بنا ہے تو اس نے کہا کہ چار جو اس کے Valves ہیں، چار Valves کے پیسے میرے پاس نہیں ہیں اور وہ ٹیوب ویل چار Valves کی وجہ سے بند کیا ہوا ہے تو مہربانی کرکے اس ٹیوب ویل کو بھی چلائیں اور یہ ایم اینڈ آر کا فنڈ فوری طور ضلعوں کو آپ ریلیز کریں تاکہ چھوٹے چھوٹے جن پائپوں کی وجہ سے، Valves اور ساکٹوں کی وجہ سے ٹیوب ویلز نہیں چل رہے ہیں، وہ جلد از جلد چلائے جائیں اور آئندہ کیلئے مہربانی کرکے جناب جو ہمارے حلقے ہیں، ان میں شاہ فرمان صاحب! ہم آپ سے زیادہ توقع رکھیں گے کہ آپ جو وال مین یا آپریٹر بھرتی کرینگے، وہ متعلقہ ایم پی اے کی مشاورت سے بھرتی کرینگے، یہ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جب اسمبلی شروع ہوئی، ان کی میجارٹی جو آئی اس صوبے میں، ہم نے اس کا بصد احترام کرتے ہوئے اس کو قبول کیا اور ہم نے یہی سوچا کہ جو پڑھے لکھوں کی میجارٹی آئی ہے تو شاید وہ حزب اقتدار میں آکے ہمارے کچھ مسائل کو حل کریں گے اور یہ ہمارے اپنے مسائل نہیں ہیں، نہ تو ہم گھر کیلئے کوئی آٹا لے رہے ہیں، میں آپ کی وساطت سے شاہ فرمان صاحب کی باتوں کا ہی جواب دے رہا ہوں، نہ ہم اپنے گھر کیلئے ان سے آٹا مانگ رہے ہیں، نہ ہم اپنے گھر کیلئے ان سے کوئی چاول مانگ رہے ہیں، نہ ہم اپنے گھر کیلئے ان سے پانی مانگ رہے ہیں، نہ ہم اپنے گھر کیلئے ان سے کوئی کلاس فور کی جو نوکریاں ہیں، وہ مانگ رہے ہیں، جناب سپیکر صاحب، مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی ابھی تک، چار مہینے ہوگئے ہیں، کنفیوژن کا شکار ہیں ہم سب لوگ، بلکہ یہاں کے لوگ نہیں وہاں کے لوگ

بھی، ہمارے ساتھ تو جو بیتے گی، وہ بیتے گی جناب سپیکر صاحب، ہمارے ساتھ تو جو بیتے گی، وہ بیتے گی، ہم تو لوگوں کو کہہ دینگے کہ ہم تو جی اقتدار میں نہیں تھے، اور یہ ہماری باتیں جو ہیں، وہ ریکارڈ ہو رہی ہیں اور میڈیا کے Through سارے لوگوں کو پتہ چل رہا ہے، آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے جو ایم پی ایز ہیں اور آپ کے جو لوگ ہیں، ان کو بھی اگر آپ Off the record سنیں تو ان کی بھی یہی شکایات ہیں جو ہماری سے زیادہ شکایات ہیں لیکن میں ان لوگوں سے جو وہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان لوگوں سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ Next election میں، اگر یہی حالات رہے کہ آپ کہتے ہیں کہ جی فنڈ نہیں ملے گا، آپ کہتے ہیں جی نوکری نہیں ملے گی، آپ کہتے ہیں جی کوئی پراجیکٹ نہیں ملے گا، آپ کہتے ہیں جی لیڈیز کو صرف سلائی کی مشینوں میں لگا دینگے اور ان کو ووکیشنل سنٹرز دیدینگے، کیا عورتیں جو ہیں، ووکیشنل سنٹرز۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، میں آخری دو تین باتیں یہ کرنا چاہونگی کہ یہ لمحہ فکریہ ہے اور یہ Alarming situation ہے، ہمارے لئے تو ہے، ہم تو یہ کہہ کر اپنی جان چھڑا لیں گے لوگوں سے، عوام سے بھی جان چھڑا لیں گے کہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ ہماری بات کو مان بھی لیں گے لیکن آپ اگلے الیکشن میں لوگوں کو کیا جواب دینگے، آپ کے ایم پی ایز کیا جواب دیں گے، آپ کی جو لیڈیز ہیں، جن کو صرف ووکیشنل سنٹرز کیلئے فنڈز مل رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ جی اس پر آپ لگا دیں، ان کو صرف آپ نے درزی خانے کی وہ بنا دی ہیں کہ وہ اور فنڈز استعمال نہیں کر سکتیں جناب سپیکر صاحب، میں جناب سپیکر صاحب، یہ سمجھتی ہوں کہ یہاں پہ انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور وہ آپ کی وساطت سے شاہ فرمان کو میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ایسے ٹیوب ویلز بھی بعض جگہوں پر موجود ہیں جہاں پر ایک بندہ چوبیس گھنٹے ڈیوٹی کر رہا ہے اور جناب سپیکر صاحب، یہ انتہائی فکر کی بات ہے کہ یہاں پر ہم لوگ باتیں تو بہت بڑی بڑی کرتے ہیں اور ہم اپنی ایک تصویر کو آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو تحریک انصاف، جس کا نام انصاف ہے، اگر انصاف کے طور پر یا انہوں نے اپنے Slogan کو ٹھیک نہیں کیا جناب سپیکر صاحب، تو میں ان کیلئے یہی کہونگی کہ:

؎ نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے انصاف والو

تمہاری داستاں تک نہ ہو گی داستانوں میں

تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ نماز کا وقفہ ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا عصمت اللہ خان۔

جناب محمد عصمت اللہ: وہ قرارداد کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: کورم پورا نہیں ہے، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہو جائے، ایک دو منٹ کیلئے گھنٹی بجا دی جائے، دو منٹ۔ کورم پورا ہو جائے تو۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا عصمت اللہ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، یہ Rule 240 کے تحت 124 کو Relax کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیں، جو تمام ساتھیوں نے زلزلے کے متعلق بات کی تھی۔

Mr. Deputy Speaker: One minute. Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'. Ji, Yousaf Ayub Sahib.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر، یہ بات کوئی نہیں ہے لیکن یہ ایجنڈے کو بھی تو ہم نے Follow کرنا ہے، یہ ایجنڈا ختم ہو جائے پھر بیٹھک یہ کریں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، اس کو ایجنڈے کے بعد لے لیتے ہیں۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Rule suspend کریں گے تو اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہو گیا ہے نا، Rule suspend ہو گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members may move their resolution.

قرارداد

جناب محمد عصمت اللہ: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرے کہ 'ایرا' کا محکمہ ختم کر کے 'ایرا' کے تمام فنڈز صوبائی حکومت کو منتقل کرے تاکہ صوبائی حکومت اپنے ڈیپارٹمنٹس کے ذریعے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کی 'ری کنسٹرکشن' کے کام کر سکے۔ مزید برآں یہ اسمبلی زلزلہ 2005 میں جان بحق ہونے والے افراد کے درجات کی بلندی اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Mr. Gohar Ali Shah, MPA, to please move his adjournment motion No. 34, in the House. Mr. Gohar Ali Shah, please.

جناب گوہر علی شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم اور فوری نوعیت کے عوامی مسئلے پر غور و حوض کیا جائے اور وہ یہ کہ بجلی کے بحران پر قابو پانے کے سلسلے میں گزشتہ صوبائی حکومت نے ضلع مردان میں نہر اپر سوات مچے برانچ پر پانچ یا چھ مقامات پر پاور جنریشن کے منصوبوں کیلئے متعلقہ فرموں/کمپنیوں کو منصوبوں پر کام شروع کرنے کیلئے این او سیز جاری کئے تھے لیکن ان منصوبوں پر

ماسوائے ایک کے تاحال کام شروع نہیں ہو سکا۔ چونکہ اس وقت ملک بھر اور خصوصاً صوبہ خیبر پختونخوا کو بجلی کی شدید قلت کا سامنا ہے، اگر مذکورہ سکیموں پر فوری طور پر کام شروع کیا جائے تو بجلی کے بحران پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

سپیکر صاحب! دا مچے برانچ زما د حلقې سره د دې تعلق دے او په دې باندې پینځه شپږ سائټونه داسې دی چې این او سیز پرې شائیډو ډیپارټمنټ والا جاری کړی دی۔ زما د معلوماتو مطابق دوه نیم درې کاله وشو چې دې ته این او سی ایشو شوې ده او تاحال، تر اوسه پورې په هغې باندې کار شروع نه شو، نو زما منسټرصاحب ته دا خواست دے چې یره دغه کمپنو ته، دغه فرمونو ته د یو ټائم فریم ورکړے شی، یو پیریډ ورکړے شی چې یره په هغې کښې دوئ په دې خپلو منصوبو باندې کار شروع کړی او که دغسې نه وی نو بیا د ورله څه نور څه دغه وکړی او بل د منسټر صاحب نه زما یو ګیله به ورته زه اوو ایم چې په تیره میاشت کښې منسټرصاحب زما حلقې ته وزټ کړے دے، هم د شائیډو دغه پراجیکټ ته نو دا خبره به زه یو پیره بیا وکړم ځکه چې ډیرو ملګرو اوو ئیل وزیراعلیٰ صاحب د اسمبلئ په فلور باندې وئیلی دی چې د حلقې ایم پی اے چې دے، د خپلې حلقې وزیراعلیٰ دے نو زما په خیال وزیراعلیٰ خبر نه دے او منسټر صاحب راځی نو دا یو ښه تاثر نه ورکوی۔ که ده وینا کړې وے او زه خبر وے نو د ده به ما ویلکم کړے وو، د ده به هم عزت جوړ وو او عوامو ته به هم یو ښه تاثر تلے وو۔ د دغې حواله سره منسټر صاحب د دغه وکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی۔ سید جعفر شاہ صاحب، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ دیکښې دا کوم تحریک چې زما دې ملګری پیش کړے دے، زه پکښې یو تجویز ورکول غواړم چې یا خو د ده ته ډیډ لائن ورکړے شی او یا چې کوم تاسو ایس آر ایس پی ته لیږئ، حواله کوئ په ټوله صوبه کښې نو که د هغوی سره هم، ځکه چې دا ټھیکیداران کار نه کوی، هغوی یو په یو باندې خرڅوی او بل ئے په بل باندې خرڅوی، د دې ماته هم معلومات شته جی، تیر سیشن کښې، کمیټئ کښې هم په دې باندې ډسکشن شوے وو، کمیټئ کښې نو که ایس آر ایس پی ته ئے حواله کوئ یا ئے 'ری ټینډر' کوئ نو

دا مسئله به د دوئ حل شی، ډیرو خلقو ته به روزګار هم ملاؤ شی او دا د پاور دا مسئله به حل شی۔ تهینک یو، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Sikandar Sherpao, please.

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ زه ستاسو مشکور یم چې تاسو ما له موقع را کړه جی۔ ممبر صاحب ډیر ښه طرف ته د هاؤس توجه راواګرځوله۔ جناب سپیکر، دا د 2006 کومه پالیسی چې وه، دا هائیډل پالیسی، د هغې لاندې دا دغه وو چې کوم د پینځو میګاواټو پورې کوم Rough sites چې څه ته وائی چې کوم باندې فزیبلټی نه وی جوړه شوې، نور دغه نه وی شوے نو په هغې باندې د شائیډو دا پالیسی وه، د انرجی اینډ پاور دا پالیسی ده چې هغوی First come first serve basis باندې کومې کمپنئ راتلل غواړی او هغوی هلته کښې پراجیکټ لګول غواړی نو هغې باندې هغوی هغوی له این او سی ورکوی او اجازت ورکوی او په دغه حوالې سره دا تقریباً شپږ پراجیکټس دی چې هغه دې مچی برانچ باندې د دې پالیسئ لاندې ورله اجازت ورکړے شوے دے۔ د دې نه علاوه بیا یو اووم پراجیکټ هم دے چې هغه شائیډو پخپله کوی لګیا دے۔ دې شپږو پراجیکټس کښې یو دے د یو میګاواټ د Blue Star په نوم باندې، دا په MBC-789 باندې دے، دا Already complete شوے دے خو This has been used for captive power، چې کوم هغوی ګرډ له نه ورکوی بجلی خو هغه خپل هلته کښې د انډسټری د پاره یا د نور څه ضرورت د پاره دغه کوی، This is already on ground and it is running۔ دویم پراجیکټ د 900 KW دے جی، دا MBC-13 باندې د دې فیزبیلټی Complete شوې ده او اوس د هغې د پاره Further NOC چې دے، د هغې پراسیس شروع دے او دې باندې به ډیر زر کار شروع شی۔ دریم پراجیکټ چې دے، هغه د MBC-10 ,11, 12 باندې دے، دیکښې واقعی چې کوم طرف ته ممبر صاحب اشاره وکړه، دیکښې واقعی دغه Delaying tactics روان وو او په هغې حوالې سره Last month مونږ یو Review وکړه او په هغې باندې هم دا مونږ وکتل چې دا کمپنی چې ده، نه ده لګیا هغه شان سیریس نه ښکاره کیده نو دې د پاره د دې این او سی چې ده، هغه مونږ کینسل کړه او دا به مونږه دوباره ورکولو د پاره د دې طریقه کار

به جوړوؤ۔ چونکه دې کمپنۍ په دې دوه دوه نیم کالو کښې څه داسې کارکردګی مونږ ته و نه ښودله چې مونږ اووایو چې واقعی دوئ دیکښې سیریس دی۔ دیکښې مسئله دا راځی جناب سپیکر، چې بعضې وخت بعضې خلق داسې دی چې هغوی صرف د سائټ اخستلو د پاره درخواست ورکړی او هغه سائټ واخلی او بیا دې انتظار باندې ناست وی چې یره څوک سیریس بل څوک پرې راشی او هغوی باندې دوئ هغه سائټ هلته خرڅ کړی۔ نو مونږه دا پالیسی هم Discourage کول غواړو او دې د پاره مونږ دا یو Review شروع کړې ده چې څومره چې این او سیز ایشو شوې دی چې هغې باندې ګورو چې که واقعی هغوی هغه خپل Time line follow کوی نو ټهیک ده که هغوی نه Follow کوی او سیریس نه وی نو هغه به دوباره مونږ کینسل کوؤ او بیا هلته چې کوم سیریس دغه دی، هغوی له به دغه ورکوؤ۔ څلورم پراجیکټ د 1.3 میګاواټ دے، دا په MBC-17 باندې دے۔ دیکښې Tariff determination چې کوم دیکښې یو ډیر لوئے د Hurdle مسئله به زه اووایم څکه کله چې دا هر څه وشی، این او سی، فزیبلټی وشی نو د دې بیا د این ټی ډی سی سره یا د 'نیپرا' سره د Tariff determination کیږی او څو پورې چې هغه Tariff determination نه وی شوے نو دوئ مخکښې نشی تلے۔ هغې کښې مونږ ته کافی مشکلات دی او په دغه حواله سره مونږ دا اوس فیصله هم کړې ده چې مونږ به 'نیپرا' سره هم دا خبره وچتوؤ، د فیډرل ګورنمنټ سره هم دا خبره وچتوؤ چې مونږ ته دغه ځائې کښې مشکلات راځی او زیات تر کوم Investors چې دی، د هغوی پراجیکټس چې دی، هغه دغه سټیج کښې رکاویږی نو چې دې د پاره هغوی څه طریقه کار جوړ کړی چې دا دغه ځائې کښې، کم از کم Facilitation د کیږی او Private investor چې دے، هغه د مونږ Encourage کړو په دې حواله سره۔ بل یو پراجیکټ دے، هغه MBC-12 باندې دے، دا 1.2 میګاواټ والا دے، دا هم فیزیبلټی روانه ده د دې۔ بل MBC- 5, 6 باندې 2.4 میګاواټ دغه دے، دا د ایم ایس مردان پاور په نوم باندې دےاو دا Under construction stage کښې دے او یو چې کوم ممبر صاحب ګیله وکړه او د دوئ ګیله په حقه هم ده څو چونکه زه په روژه کښې روان ووم او سحر وختی ورتلم هلته کښې نو ما څکه ممبر صاحب له تکلیف نه وو ورکړے چې ما دا غوښتل چې یره په

روژه کېښې دوئ له ما تکليف نه ورکولو او دې ځل چې اوس باقاعده د هغې افتتاح له چې څو، دوئ به زه ځان سره بوځم ان شاءالله، زمونږ امید دا دے چې دې راروان کال کښې به د دې 2.6 میګاواټ کوم چې مونږ ای پی سی کنټریکټ دے او شائېډو پخپله کوی لګیا دے، راروان کال کښې به د هغې افتتاح کیږی او هغې له به زه ان شاءالله ممبر صاحب ځان سره بوځم۔ دیکښې زه دا هم دلته Add کول غواړم چې مونږ سمری لیږلې ده د ډیپارټمنټ د طرف نه، مونږ د پاور پالیسی چې دے هغه Review کوؤ لګیا یو او د اټهارهویں ترمیم نه پس چې کوم اختیارات صوبې ته ملاؤ شوی دی او بیا خصوصاً دا اوس چې کوم د Renewable energies نو Renewable energy او Alternate energy، خبره کیږی په دې حوالې سره زمونږ شائېډو سره هغه شان لا څه پالیسی واضحه نه وه نو دا ټول مونږ یو ځائې کوؤ او دې باندې یو پاور پالیسی چې ده، هغه مونږ سمری چیف منسټر صاحب ته لیږلې ده، امید دا دے چې راروان لس اته ورځو کښې به د نوې پالیسئ مونږ اعلان به هم کوؤ او د هغېApproval به هم وشی او د هغې لاندې چې دے کافی دیکښې به فرق راځی او تاسو به وګورئ چې دا Approval او دا کوم د Approval stage دے، کوم چې د این او سی سټیج دے، کافی دیکښې به Deduction راشی او دیکښې به تاسو Improvement ګورئ۔ ډیره مهربانی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muhammad Asmatullah, MPA, to please move his call attention notice No.98, in the House. Mr. Muhammad Asmatullah, please.

جناب محمد عصمت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں محکمہ فارسٹ کے مختلف ریجنز اور سرکلز ہیں اور فارسٹرز کی ترقی اپنے اپنے ریجنز میں ڈی پی سیز کے ذریعے ہوتی ہے۔ ملاکنڈ ریجن اور فاٹا ریجن میں 2009 سے تاحال چھ چھ بار مندرجہ ذیل تاریخوں میں ترقی دی گئی ہے: 23-01-2010اور31-03-2012،10-03-2011، 16-08-2012،28-12-2012اور 24-05-2013 جس میں 1985 اور 1988 میں بھرتی شدہ

فارسٹر ز ترقی پا چکے ہیں اور ہزارہ ڈویژن میں 2009 سے تاحال کوئی ڈی پی سی نہیں ہوئی اور ماہ ستمبر میں مورخہ 09-12، 09-16، 09-24 اور 09-30 کو ڈی پی سی میٹنگ بلا کر پھر ملتوی کر دی گئی ہے جس سے ہزارہ ریجن کے تمام فارسٹرز/ملازمین میں انتہائی تشویش پائی جاتی ہے اور یہ ناانصافی بھی ہے کہ اس صوبے میں بعد میں بھرتی ہو کر رینجرز اور اس ڈی ایف او کی پوسٹ پر تعینات ہو چکے ہیں اور ہزارہ سے تعلق رکھنے والے 35/34 سال سے فارسٹر کی پوسٹ پر ترقی کیلئے منتظر ہیں اور ترقی کی راہ دیکھ رہے ہیں۔

جناب والا! یہ تفصیلاً میں عرض کر چکا ہوں اور اس سلسلے میں اصل میں بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ ریجنز تو علیحدہ بنائے گئے ہیں اور چیف بھی مختلف ریجنز میں ہیں لیکن یہ ڈی پی سی کا جو اختیار ہے، وہ چیف ون کے پاس رکھا گیا ہے جو پشاور میں بیٹھتا ہے، تو اس حوالے سے ان سب کو بلانا پڑتا ہے، پھر ان میں سے کوئی نہ کوئی مصروف ہوتا ہے۔ تو جناب والا، یہ اس قسم کی مسلسل زیادتی ہے اور بالخصوص ہزارہ کے ساتھ، یہ پہلے ساتھیوں نے بھی عرض کیا جی کہ ایک تو زلزلہ زدہ علاقہ ہے اور یہ ناانصافیاں اصل میں ہم کتنی گنیں گے اور یہ امتیازات ہم کتنے گنیں گے؟ اے ڈی پی سے لیکر یہاں تک ہم یہی فریاد کر رہے ہیں حالانکہ ادھر تحریک انصاف کی حکومت ہے اور ترازو سراج صاحب کے پاس ہے اور اگر تاریکی کا کوئی گلہ شکوہ ہو تو سکندر شیر پاؤ خان 'ڈیوہ' کے ساتھ موجود ہیں لیکن وہ کوئی گلہ شکوہ ہونے کے باوجود، تو جناب والا، یہ مسئلہ اس طرح ہے تو لہذا یہ بالخصوص ہزارہ میں جو فارسٹرز ہیں، ان کے ساتھ مسلسل یہ زیادتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ جی اس کا ازالہ ہو سکے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات)</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! بڑا اہم مسئلہ ہے اور میں اور مولانا عصمت اللہ صاحب بہت پرانے ساتھی ہیں، میرا خیال ہے جو چند ایک پرانے لوگ ہیں اس اسمبلی میں، وہ میں اور یہی ہیں۔ بنیادی طور پر بڑے Well informed بھی ہیں، انہیں یہ پتہ لگ گیا ہوگا کہ 30 تاریخ کو یہ ڈی پی سی ہو چکی ہے اور اس کے منٹس بھی اب بالکل تیار ہیں اور ان شاءاللہ ایک آدھ دن میں وہ بھی سارے Sign ہو کے آجائیں گے اور بیشک یہ میں ان کے ساتھ مکمل Agree کرتی ہوں کہ زیادتی ہوئی، پچھلے کچھ عرصہ میں جبکہ باقی ریجنز میں یہ ہوتی رہی ہیں ڈی پی سیز، ہزارہ میں

نہیں ہوئیں لیکن اب اس کا جواب میں نہیں دے سکتی، پچھلی حکومت ہی دے سکتی تھی لیکن دیر آید درست آید، ابھی یہ پروموشنز ہوئی ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی بروقت ان کو منعقد کرانے کی کوشش کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. Syed Muhammad Ali, MPA, to please move his call attention notice No. 107, in the House. Syed Mohammad Ali Shah.

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت PK-98 میں دو یونین کونسل جن میں 'سیلئ پټے' اور کوٹ شامل ہیں، یہ دونوں یونین کونسلیں تحصیل درگئی کے قریب واقع ہیں جن کے انتظامی اور دوسرے سرکاری امور تحصیل بٹ خیلہ کے ماتحت ہیں جس سے عوام الناس کو بہت زیادہ مشکلات ہیں، لہذا ان دونوں یونین کونسلوں کو تحصیل درگئی کے تحت شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا دوه یونین کونسلې دی، زما په Constituency کښې راځی خو چې کوم سرکاری امور او انتظامی امور دی، هغه د تحصیل بټخیله سره دی نو زما د منسټر صاحب نه دا ریکویسټ دے چې یره دا دوه یونین کونسلې زمونږ په دې تحصیل کښې شامل کړئ۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب، پلیز۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! اس کا تعلق ویسے تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے ہے، جو تحصیلیں ہیں، یعنی یونین کونسلز لوکل گورنمنٹ کے ساتھ ہوتی ہیں اور تحصیلیں جو Currently بنی ہیں، وہ ریونیو ایکٹ 1967 کے تحت بنی ہیں۔ میں چاہونگا کہ اس پر اگر ذرا Further deliberations ہوں کیونکہ اس میں جو دوسری تحصیل ہے، اس کے لوگ بھی Involve ہیں نا، تو اس پر اگر ہم یہ کوئسچن لے آئیں Properly اور ڈپٹی کمشنر سے پوری ہم رپورٹ مانگیں اور اس میں مزید Consultation بھی ہم کریں، وہاں کے Elected representatives سے بھی Consultation کریں تاکہ اس پر کوئی تنازع اور Dispute نہ کھڑا ہو اور میرے خیال میں اگر کوئی اس کو آسانی سے Facilitate کیا جاسکتا ہے تو اس کو ہم کریں گے ان شاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔جی۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! دیکبنې مونږ دوه ایم پی ایز یو، خدائے شته چې خلقو ته مشکلات دی جی۔ دا زه د خلقو، یعنې چې څه مطالبه ده د خلقو هغه دلته مامخې ته ایښې ده جی۔ مشکلات دی د عوامو جی او ایم پی اے صاحب دا دے، مونږ دوه کسان یو، ایم پی اے صاحب دا دے ناست دے جی، دوئ ته پرې هم څه اعتراض نشته او د دوئ هم دا خواهش دے چې یره دا دوه تحصیله د زمونږ په دې درګئ تحصیل کښې شامل شی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Shakeel Khan, please.

جناب شکیل احمد (معاون خصوصی بہبود آبادی): جناب سپیکر! باچا صاحب چې کوم کال اټینشن نوټس پیش کړو، د دوه یونین کونسلو په حواله باندې نو یقیناً چې هغه دوه یونین کونسلې چې دی، هغوی ته درګئ تحصیل چې دے، هغه نیزدے دے او بڼ خیله کښې هغوی ته ډیر زیات پرابلمز راځی، کم از کم 40 to 45 Km هغوی لرې راځی نو دا هغه د عوامو مفادو کښې هغوی ته به فائده اورسی نو که دا سې وشی نو ډیره ښه به وی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! شکریہ۔ایک تو میڈیا کی طرف سے بھی، کل بھی تھی اور آج بھی یہ ایک شکایت ہے کہ چونکہ ایجنڈے سے باہر بہت زیادہ ڈسکشن ہو جاتی ہے تو ان کیلئے رپورٹنگ کا بھی ایشو ہے اور اگر To the point رہیں تو ان کی بھی یہ ریکویسٹ ہے، آج تو میرا نہیں خیال کہ پبلک ہیلتھ کی ایجنڈے کے اوپر کوئی بات ہو، بڑی Extensive discussion ہو گئی ہے لیکن کچھ چیزیں میں Clear کر دوں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ ایم پی اے سے کوئی بات نہیں کرے گا، کوئی اس کی مرضی نہیں ہو گی، نہ یہ قانونی طور میرا حق ہے کہ میں Individual اپنی Discretion use کروں، اپوائنٹمنٹ میں ایک طریقہ کار ہے اور نہ یہ کسی ایم پی اے کے Individual اس میں آتا ہے لیکن میں نے یہ بات نہیں کی کہ ان سے بات نہیں ہو گی یا ان کو اعتماد میں نہیں لیا جائیگا یا ان کی بات نہیں مانی جائے گی یا میں اپنے بندے پشاور سے لے کر کہیں اور اپوائنٹ کروں گا، ایشو یہ ہے کہ جب آپ اسمبلی میں کسی چیز کی ڈیمانڈ کرتے ہیں تو وہ آپ کا Legal right ہوتا ہے، اگر آپ Favour مانگتے ہو اور اس کو اپنا

Legal right سمجھ کر مانگتے ہو تو یہ غلط ہے، اگر آپ کو Favour چاہیئے اور جو میرا Promise ہے کہ سب سے زیادہ کو آپریشن میری طرف سے آپ کے ساتھ ہوگا، یہ چیزیں آپ کے سامنے ہیں، میں نے آج تک کوئی اپوائنٹمنٹ نہیں کی، کسی کی Wishes کے Against اگر کوئی کی ہو تو مجھے بتا دیں۔ایک پوائنٹ میں کلیئر کرنا چاہ رہا تھا کہ جب آپ اسمبلی میں اٹھ کر کوئی بات کرتے ہو تو پہلے آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ یہ آپ کا Legal right ہے کہ نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو ویسے بندہ، میں تو سب کے ساتھ Co-operate کرتا ہوں اور یہ بھی مجھے پتہ ہے کہ ٹیوب ویل کے اوپر ایک ایسا بندہ ہونا چاہیئے کہ وہ دن میں دو دفعہ اس کو On کرے، دو دفعہ Off کرے، بالکل Immediately لوکل بندہ ہونا چاہیئے۔ سپیکر صاحب، ایک مسئلہ میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں، Land owner کی بات ہے، ایک تو سپریم کورٹ کا Verdict موجود ہے کہ Land owner ہونا یہ Right نہیں ہے Job کا، وجہ کیا ہے؟ جو مسائل میں نے دیکھے، جو سامنے بات آئی ہے، تین چار مرلے زمین کوئی دیدیتا ہے یا جتنا بھی دیدے، دو اس کے بندے اپوائنٹ ہو جاتے ہیں، چھ سات مہینے بعد، سال بعد وہ ادھر اپنا اس کے اوپر قبضہ کر لیتا ہے اور اس کی مرضی ہوتی ہے کہ جس کو پانی دے، جس کو نہ دے، اپنی کھیتوں کو دے، لوگوں کو نہ دے۔ تو اس دفعہ کی پالیسی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ سیکشن فور لگا کر اگر ہم نے سکیم بنانی ہے تو اس کیلئے زمین بھی خریدی جائے گی کہ Land owner کا بھی یہ Concept ختم ہو جائے، Land owner right نہیں ہے لیکن ضرورت یہ ہے کہ بالکل لوکل بندہ ہو، بالکل لوکل بندہ ہو، Available بندہ ہو تاکہ وہ سکیم چلا سکے اور Effective ہو۔ایک ممبر صاحبہ نے یہ کہا ہے کہ جی اگر آپ نے Educated voters کا کہا ہے تو کیا باقی Uneducated تھے؟ تو اگر میں یہ کہوں کہ کوئی فلاں عورت خوبصورت ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ یہ فلاں بدصورت ہے، (تالیاں) کسی کی تعریف کرنا، ہر بندہ اپنی Constituency کو، ہماری Religious parties ہیں، انکو پتہ ہے، انکے ووٹرز ایک خاص سوچ والے، یہ سوسائٹی کے اندر Different sections of society ہوتے ہیں، آپ کے Nationalist manifesto کی طرف ایک قسم کے لوگ جاتے ہیں، Religious parties کی طرف خاص سوچ والے لوگ، وہ میجارٹی ہوتی ہے، باقی سب ہوتے ہیں۔ اگر میں نے کہا ہے کہ میرے ووٹرز Educated ہیں تو میں نے یہ

نہیں کہا کہ کسی اور کے Voters uneducated ہیں، تو خدا کیلئے یہ جو آپ Interpretation کرتے ہیں، اتنی Negatively کہ میرا یہ مقصد ہے، یہ میرا مقصد بالکل بھی نہیں ہے۔ میں پھر سے کہتا ہوں کہ جس ایم پی اے صاحب کی Constituency میں اپوائنٹمنٹ ہو گی، وہ میں گارنٹی کرتا ہوں کہ وہ خوش ہو گا، وہ مطمئن ہو گا اس سے، (تالیاں) لیکن اسمبلی میں کھڑے ہو کر بات کرنا کہ یہ میرا Right ہے، وہ Legal بات ہوتی ہے، Favour کیلئے بندہ اسمبلی میں ڈیمانڈ نہیں کرتا، میرا یہ مقصد ہے۔ باقی اکبر حیات نے تو (قہقہہ اور قطع کلامیاں) آپ، آپ میری بات، آپ میری بات نہیں سنیں گے، نہیں آپ میری بات نہیں سمجھے، میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ایک چیز ہوتی ہے، دیکھو اگر جناب سپیکر، میں غلط کہہ رہا ہوں، اگر میں اس فلور کے اوپر کھڑا ہو کر کوئی بات کروں گا کہ یہ میرا Right ہے تو وہ Legal right ہونا چاہیئے، وہ Legal right ہونا چاہیئے اور اگر میں Expect کرتا ہوں کو آپریشن اور اگر میں Favour expect کرتا ہوں تو اس کیلئے میں فلور آف دی اسمبلی پر ڈیمانڈ نہیں کر سکتا، میں اس لئے بات کر رہا ہوں کہ آپ لوگوں کو میرے اوپر Trust کیوں نہیں ہے کیونکہ آج تک میں نے کسی کی Wishes کے Against کوئی اپوائنٹمنٹ نہیں کی ہے تو اگر کوئی ایم پی اے یہ Complaint نہیں کر سکتا کہ میں نے کوئی غلط اپوائنٹمنٹ کی ہے یا اس کے علاقے میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی اپوائنٹمنٹ کی ہے تو اس طرح چیزوں کو Negatively لینا، Presume کرنا اور اس طرح Perceive کرنا کہ جی یہ کام یہ غلط کرے گا، اس کے اوپر اسمبلی میں کھڑے ہو کر اس طرح کا احتجاج، مجھے اس لئے افسوس ہے کہ میں یہاں کھڑا ہو کر آپ کے کہنے پر لوگوں کو Suspend کرتا ہوں، ٹرانسفر کرتا ہوں، میں اسی لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے آج اس لئے افسوس ہوا کہ I thought کہ آپ لوگوں کا میرے اوپر Trust ہے کیونکہ آج تک میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا، مجھے نہیں پتہ، مجھے نہیں پتہ کہ کہاں سے Distrust آگیا؟ اکبر حیات صاحب نے تو ایسا بڑا الزام لگایا کہ میں، کہ میں بڈھ بیر کا ہوں اور میں زبیر کی طرح (تالیاں) اب وہ زبیر صاحب اللہ بخشے، وہ جس جرم کیلئے بدنام تھے، اللہ نہ کرے کہ وہ میرے سے سرزد ہو۔

(قہقہے اور تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سید محمد علی شاہ، باچا صاحب۔

سید محمد علی شاہ: منستر صاحب جواب رانکړو، ما وئیل چې جواب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ خان، پلیز۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سر، میں نے کہا کہ ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں، اس کی فزیبلٹی، کال اٹینشن نوٹس کو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو Divert کرتے ہیں، اس کے لوگ ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ پراسیس سٹارٹ کریں گے، ڈپٹی کمشنر سے بھی رپورٹ مانگیں گے اور وہ پراسیس میں چلا جائے گا، پھر یہ دونوں Follow up کریں، اگر Feasible تھا اور یہ ہو سکتا تھا تو ان شاء اللہ ہو جائے گا۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

سید محمد علی شاہ: دا به ډیر زیات Delay شی، مولانا صاحب! لږ-----------------

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: دیکھیں حکومتی Decisions سر جی، حکومتی Decisions اس طرح تو نہیں ہوتے کہ میں یہاں اناؤنس کروں کہ یہ میں نے شفٹ کر دی ہیں، اس کا کوئی پراسیس تو ہوگا نا، اس کو تو دیکھا جائے گا، ایڈمنسٹریشن اس کو دیکھے گی، اس کی فیزیبلٹی دیکھے گی، Expedite کرینگے جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: پراسیس کریں گے اس کو؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ہاں ہم پراسیس کریں گے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید محمد علی شاہ: پراسیس خو به شی خو چې د بلدیاتو د الیکشن نه مخکښې شي کنه۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ بیٹھا ہوا ہے، ان کو انسٹرکشنز دیتا ہوں، یہ کوسچن ہم ان کو Divert کرتے ہیں کیونکہ Basically انہی کو Belong کرتا ہے، وہ پراسیس کرے اس کو، اس پراسیس کو سٹارٹ کرے اور اس کی فزیبلٹی کو دیکھے، ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ مانگے اور آگے جو پکچر بنتے ہیں، اس میں یہ خود وہاں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Co-ordinate کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زما به دا گزارش وی، کله کله دا نظر کرم مونږ باندې کوه، زه څو ځلې ودریدم۔ زه جی هغه خبره کوم شاه فرمان صاحب ته چې دا ځنې تجربې مخکښې حکومتونو کښې شوې دی،

وائی چې د یو سړی ټیلفون راغلے وو چې کور کښې مې حالات څنګه دی؟ وائی چې هغه اووئیل چې پلار د مړ دے نور خیر دے۔ (قہقہے) وائی چې بیا ورته اووئیل چې نور، وئیل چې مورد هم مړه ده، کوټه ورباندې راپریوتې وه، نور بالکل خیر دے او نور، ورته اووئیل چې کلی کښې چې د څومره بچی وو، هغه هم مړ دی او لوښه د هم مړې دی، ځامن د مړ دی نوره قلاره قلاری ده۔ (قہقہے) زه جی دا وایم چې فنډ نشته، نور خیر دے، حکومت چلیږی، ښه افسر دے، ښه افسرځائې کښې نه پاتې کیږی، نور خیر دے، چې چرته خبره یوسو، خبره نه اوریدلې کیږی، نورخیر دے، ایم پی اے دے او ایم این اے دے، زه خو په دې جی نه پوهیږم (قہقہے) زما جی دا گزارش دے (تالیاں) زه جی دا خبره کوم، د هرې معاشرې خپل اقدار وی، هرې معاشرې خپل آداب وی، هغه آداب ماتحت هغه معاشره چلیږی۔ دغې اسمبلئ کښې پښتو، عزت او وقار ډیر دے د نورو اسمبلیانو په نسبت باندې جی، جناب سپیکرصاحب، دیکښې به ډیر ممبران داسې وی چې هغه به پرون دلته ناست وو، نن هلته ناست دی او داسې وخت به راځی چې بیابه دا ممبران دلته ناست وی او دیکښې به څوک وی او څوک به نه وی، هلته به ناست وی۔ عزت زمونږ بحثیت ایم پی اے عزت دے، که منسټر دے هغه ایم پی اے دے او که وزیر اعلیٰ دے، هغه ایم پی اے دے او که سپیکر دے، هغه ایم پی اے دے، که زنانه دی هغه ایم پی اے گانې دی او که نارینه دی، هغه ایم پی اے گان دی (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، دا صوبه ډیره بحرانونوسره مخامخ ده، مونږ کلاس فورو باندې بحث کوؤ، کلاس فورو ته هیڅوک ځائې نه ورکوی، زه دا خبره دغې اسمبلئ کښې کوم چې هیڅوک زمکه نه ورکوی، هله یو سړے زمکه ورکوی چې د هغه به کسان په دغه سکول، په دغه ټیوب ویل، په دغه ځائې باندې بهرتی کیږی هله به کسان ورکوی ورته، هله به زمکه ورکوی ورته او که مونږ اووایو چې نه مونږ دا نه کوؤ، خان جی! زمونږ به هم حق نه وی خو بیا ستا حق نشته دے، بیا پکار دا دے چې دا بیا میرټ باندې کیږی، بیا حالاتوته کتل پکار دی، مطلب دے دا بیا هم د هغې مطابق کول پکار دی۔ که زما حق نه وی بیا د حکومت د منسټر هم حق نشته دے، که زما حق

نه وی بیا د سیکرټری حق هم نشته، مونږ ته خو تاسو وایئ چې وزیراعلیٰ ګان یو، هر سړے د خپلې ضلعې وزیراعلیٰ دے، وزیراعلیٰ توب زمونږ د څه شی دے ؟ فنډ نشته، زمونږ لاس کښې څه اختیار دے جناب سپیکر صاحب؟ زه خو ځنې خبرې ګورم، ما ته ډیره مایوسی کیږی، زما به دا ګزارش وی، کرسئ چا سره وفا نه کوی، دا تلونکے شے دے، زمونږ شریک عزت دے، که نن د دغې ایم پی اے ګانو د عزت خیال وساتلے شو نو سبا د دغه ملګرو عزت خیال ساتلے کیږی، که نن زمونږ د عزت خیال و نه ساتلے شو مه باید داسې ورځې به راځی چې دا ملګری به بیا مونږ نه ډیر بې عزته کیږی او مونږ نه به ډیر خواریږی جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رشاد خان صاحب، پلیز۔

جناب محمد رشاد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم ترین مسئلے کی طرف مرکوز کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح جناب سپیکر، سوات میں ڈینگی جس انداز میں پھیل رہا ہے، آج ایک ایسا شہر، چھوٹا سا شہر شانگلہ جو مینگورہ سے کافی دور ہے، وہاں یہ مرض پہنچ چکا ہے، یہ وائرس پہنچ چکا ہے وہاں پہ اور اس تیزی سے پھیل رہا ہے میرے خیال سے کہ دو سو/دو سو پچاس مریض چند دنوں میں، دو تین دنوں میں وہاں پہ وہ Diagnose ہو چکے ہیں کہ ان کو ڈینگی ہے۔ سہولتوں کے لحاظ سے جناب سپیکر، اس کو چھوڑیں، بشام سٹی جو ہے، وہ آپ وہاں پہ دیکھیں تمام Foreigners وہاں پہ ہیں۔ تقریباً چار پانچ ڈسٹرکٹ کا ایک سنگم ہے، تور غر اس کے Right side پہ ہے، سامنے بٹگرام ہے، کوہستان ہے، تمام اضلاع کے لوگ وہاں پہ آتے ہیں، شمالی علاقہ جات سے مطلب جو لوگ جاتے ہیں یا آتے ہیں، انہیں بشام میں Stay کرنا پڑتا ہے تو یہ ایک 'گیٹ وے' ہے۔ تو جناب سپیکر، وہاں پہ یہ مرض پہنچ گیا، وہاں سے سوات سے اور ابھی یہ اندیشہ ہے کہ جو لوگ پہاڑوں سے آتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ یہ ڈینگی وائرس یا وہ مریض وہاں پر جائے، پہاڑوں میں پھیل جائے، شہر میں تو کنٹرول نہیں کر سکے، حکمت عملی ابھی تک یہی رہی۔ پرسوں منسٹر صاحب اور میں کراچی سے ایک ساتھ فلائٹ میں آئے، میری ان سے بات ہوئی، انہوں نے بھی تشویش کا اظہار کیا لیکن ابھی تک بشام میں کوئی بھی حکومتی اہلکار یا کوئی منسٹر بشام نہیں گیا، کافی مطلب تشویش کی بات اس حوالے سے ہے۔ تو میری ایک ریکویسٹ ہے، کم از کم اگر منسٹر صاحب کے پاس

ٹائم نہیں ہے، وہ تو اس کا گھر ہے، وہ یہاں پہ موجود نہیں ہے، مجھے پتہ نہیں پارلیمانی سیکرٹری ہو یا جو بھی ہو، مجھے ذرا اس کا جواب دیں، کم از کم ڈی سی، ڈی پی او تمام ڈی ڈی اوز کو وہاں بھیجا جائے بشام میں، ان کا وہاں پہ Stay کرایا جائے، آپ رہیں وہاں پہ کیونکہ ابھی تک Awareness کی جو کوئی مہم ہے، ٹی وی پہ اشتہار آرہے ہیں، سندھ حکومت کے اشتہار آرہے ہیں کہ ڈینگی سے اس طرح بچا جائے، لوگوں کو Awareness دی جارہی ہے، میرے خیال سے ابھی تک تو ایسی کوئی مہم بھی نہیں چلائی گئی کہ لوگوں کو سمجھایا جائے کہ یہاں سے آپ ہجرت نہ کریں، آپ یہی پہ رہیں اور یہ مسئلہ اس طریقے سے حل ہوگا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، الپوری ہمارا ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے، وہاں پہ جیسے پچھلی حکومت میں یا ہمیشہ ایک طریقہ کار رہا کہ سرکار کی طرف سے ہیپاٹائٹس سی کے انجکشنز دیئے جاتے تھے، ابھی میری آج صبح وہاں پہ بات ہوئی ایم ایس سے، ڈی ایچ او سے، آج یہ چند دنوں میں وہ ویکسی نیشن ختم ہو چکی ہے، پتہ نہیں، مجھے نہیں معلوم کہ کیا وجوہات ہیں؟ اس کے 120 مریض ان چند دنوں میں، میرے خیال سے چار پانچ دنوں میں ریکارڈ ہو چکے ہیں جن کو ہیپاٹائٹس سی ہے اور وہاں پہ ویکسین نہیں ہے اور اس سے لگ بھگ اسی فگر کے لوگ ایسے ہیں جن کو ابھی مجبوراً وہ ویکسی نیشن Repeat کرنا پڑے گی کیونکہ اس کا وہ جو ٹائم ہے، وہ چلا گیا ہے، اب دوبارہ شروع سے وہ کورس کریں گے۔ تو جناب سپیکر، میری یہ درخواست ہے کہ یا تو حکومت اس چیز کو توجہ دے، سوات سے پھیل رہا ہے، روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، شانگلہ پہنچ گیا، کل یہ بونیر جائے گا، کل یہ شمالی علاقاجات میں جائے گا، کل یہ بٹگرام جائے گا، تورغر، تو یہ پھیلتا رہے گا، کم از کم ڈسٹرکٹ انتظامیہ کو کہا جائے کہ وہاں پہ پہنچے اور یہ ویکسی نیشن کی جو کمی ہے، وہاں پہ ہیپاٹائٹس سی کی، اس کی ضرورت کو ذرا پورا کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ جناب یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ 'کنسرنڈ' ہیلتھ منسٹر آج نہیں ہے، ادھر بالاکوٹ میں ہی ہے، آج Earthquake والوں کا ادھر کچھ تھا، ان کا کوئی فنکشن تھا، لوگوں کا Get together تھا، ادھر گئے ہوئے ہیں۔ یہ رشاد صاحب کی جو تشویش ہے، یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ تک ضرور ہم پہنچائیں گے اور انتظامیہ کو بھی یہ ہدایت کی جائے گی کہ ان ایریاز کا خود وزٹ کریں ان شاء اللہ، ٹھیک ہے جی

لیکن یہ بہتر ہوتا کہ کل شوکت یوسفزئی صاحب ادھر ہاؤس میں بھی غالباً موجود ہونگے تو میں ان سے بھی ریکویسٹ کرونگا کہ تفصیلاً وہ بتائیں ان کو کہ ادھر ابھی تک کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں جی؟ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ زه ستاسو هم توجه غواړم او د حکومت هم توجه غواړم او ډیره زیاته اهمه مسئله په دې حواله باندې چې بیګاه په یونیورسټی ټاؤن کښې د پی ډی اے د طرف نه سپیکر صاحب چې هغلته کوم ریسټورنټس دی یا هغلته چې کوم شاپس دی یا هغلته چې کوم کلینکس دی یا چې کوم هاسپټلز دی یا سمال بزنس سنټرز دی، په هغې باندې د مازیګر نه داسې Raid شوے دے ځکه چې لګیده داسې چې خدائے مه کړه د ټرائیبل ایریا نه چرته Militants راغلی دی او په هغه ټول ځایونو باندې باقاعده حملې کیدلې او داسې شکل باندې کیدې چې اول به ئے د بجلئ میټر Cut off کړو او بیا به ئے د ګیس چې کوم میټر دے او باقاعده کوم سټاف، میل وو که فیمیل وو، څومره خلق چې وو، هغه ئے By force د هغلته نه دی، د ټول یونیورسټی ټاؤن نه او زما یقین دا دے چې دلته د پیښور هم ایم پی اے ګان صاحبان ناست دی او د دې ټولو خلقو په علم کښې ده او بیا هغې ته ئے تالې اووهلې۔ سپیکر صاحب، هغوی دا Plea اخستې ده چې چونکه د بزنس د پاره دا د پالیسئ Violation دے او سپیکر صاحب! مونږ حیران په دې خبره یو چې حکومت یو طرف ته وائی چې مونږ Foreigners سره خبره کړې ده چې دلته به Investment راوړی، دلته به سرمایه کاری کیږی او بیا دا دعوې هم کوی چې مونږ دلته دومره Attraction پیدا کړے دے چې لکه په اسلام آباد کښې ډونر کانفرنس هم وشو، عجیبه خبره دا ده سپیکر صاحب چې د دې بد امنئ په صورتحال کښې خو اول دلته څوک سرمایه کارئ ته تیار نه دے او چې کوم خلق تیار دے، بیګاه چې په یونیورسټی ټاؤن کښې زما یقین دا دے چې هلته د الیکټرانک میډیا او د پرنټ میډیا آفسز هم دی، پخپله هم هغوی هغه څیزونه ریکارډ کړی دی، هغه ئے رپورټ کړی دی او نن زمونږ د دې صوبې په لیډنګ نیوز پیپرز کښې لیډ خبرونه لګیدلی دی، بینر هیډ لائنز خبرونه لګیدلی دی، مونږ سپیکر صاحب! بیا په دې خبره نه پوهیږو چې حکومت

Message څه ورکول غواړی؟ که واقعی دا د پالیسئ خلاف وی، پکار خو حکومت له دا وه چې یو آپشن ئے خلقو ته ورکړے وے چې یو Specific ځائې ئے مخصوص کړے وے چې په هغه ځائې کښې به خلق Business activity کوی، سکولونه به هم هغلته کوی، ریسټورنټس به هم هغلته جوړوی، هسپتالونه به هم هغلته جوړوی چې کله حکومت په دې پوزیشن کښې نه دے چې خلقو له یو Alternate ورکړی، بیا خلقو له یو دا موقع ورکړی چې هغوی خپل سمال بزنس هغلته شفټ کړی او د دې د پاسه چې خلق راځی او دا Raid کوی، زما یقین دا دے چې نه صرف په پیښور کښې د ننه چې دا کوم سمال بزنس کمیونټی وه، هغوی ته یو ډیر لوئے Bad message تلے دے، زه دا ګڼم چې په نیشنل او په انټر نیشنل لیول باندې هم دا یو ډیر لوئےخراب Message تلے دے، پکار دا ده چې حکومت دا خلق Encourageکړی او پکار دا دے چې هم د دې په حواله باندې حکومت پالیسئ جوړې کړی، که دا حکمونه دوئ ته د هر طرف نه کیږی، زه اشارې نه کوم خو بهرحال دا د حکومت ذمه داری ده چې څنګ دوئ وائی چې مونږ به د پیښور نه د ګلونو ښار جوړوؤ، دوئ دا خبره کوی چې مونږ به د دې صوبې نه Industrial Hub جوړوؤ نو که داسې قسم له رویه کوی دې سمال بزنس کمیونټی سره یا دا چې واړه واړه دکانداران دی یا خپل بزنسونه ئے کهلاؤ کړی دی، په داسې حالاتو کښې چې دلته روزانه بنیاد باندې دهشت ګردی ده، نن سحر تاسو وګورئ چې د قطر نه دوه کسان راروان وو، د قطر نه، د متنو په خوا کښې سره د لسو کسانو، سپیکر صاحب! ستاسو خو جنوبی اضلاع ده، لس کسان اغوا شوی دی چې د هغې کور مشران پکښې هم شامل دی، یو طرف ته د دې صوبې حالت دا دے چې دلته اغوا برائے تاوان هم دے، دلته بهته خوری ده، دلته خلقو ته چټهئ ملاویږی او بل طرف ته د حکومت طرف نه داسې سخته رویه، داسې نامناسبه رویه، داسې Discouraging رویه زمونږ خیال دا دے سپیکر صاحب چې د دې نه به دا Investors چې دی، دا به Discourage شی، نه ده پکار، دې له هیڅ Justification نه دے پکار، ما ته پته ده چې ما ته به کوم جواب ملاویږی خو د دې خبرې Justification نشته، Justification ئے دا دے چې که واقعی دې حکومت سره پلاننګ وی، واقعی حکومت د دې منصوبه

بندی کړی وی نو پکار ده چې خلقو ته Alternate ورکړی، د هغې نه پس خلقو ته نوټسې ورکړی، وخت ورته ورکړی او هغوی ته د Shifting موقع، دا خبره به سپیکر صاحب! بیا هم مناسب وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جو سردار صاحب نے بات کی ہے، اس سے میں پوری طرح متفق ہوں، میں ان کی باتوں کو تو Repeat نہیں کرونگی لیکن آج جناب سپیکر صاحب، جو وہاں پہ سکولز ہیں جن کے Exams جو ہیں، وہ O Level کے اور A Level کے ہونے والے ہیں، وہاں پہ ان کے جو انسٹی ٹیوٹس ہیں، ان کو بھی تالے لگا دیئے گئے ہیں اور خود میری بچی جب گئی ہے وہاں پہ، کیونکہ عید کے تیسرے دن ان کے پیپرز ہیں، تو ان کو وہاں سے واپس کر دیا گیا ہے کہ یہاں پہ یہ تالے لگے ہوئے ہیں اور ان کی جو Exams sheets ہیں یا جو ان کے Exam کے رول نمبرز ہیں، وہ سارا کچھ اندر پڑا ہوا ہے اور ان کو تالے لگا دیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم کیا Message دینا چاہتے ہیں؟ انہوں نے بزنس کی بات کی، میں ایجوکیشن کی بات کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب، اگر ایسا ہی اس صوبے میں ہوتا رہا تو نہ تو یہاں پہ ایجوکیشن ہوگی، نہ ہی یہاں پہ کاروبار ہوگا، پہلے بھی ہم لوگ یہی بات کر کر کے تھک گئے ہیں کہ خدا کیلئے اس کیلئے کوئی واضح پالیسی، اب سچ بولنے کا وقت ہے، سچ سننے کا وقت ہے اور سچے اقدامات لینے کا وقت ہے، خدا کیلئے یہ جو 'شف شف' ہم کرتے ہیں، اب اس کو 'شفتالو' میں آپ تبدیل کر دیں کیونکہ یہ ایسے نہیں ہو سکتا ہے کہ ایسا ہوگا اور ان شاءاللہ ایسا ہوگا، اب خدا کیلئے وہ ان شاءاللہ اور ماشاءاللہ کی باتیں اب ہم لوگوں کو چھوڑ دینی چاہئیں کیونکہ اس سے بچوں کا ایک سال جو ہے، وہ پورا ضائع ہو جائے گا، اس ایک سال کا کون جوابدہ ہوگا؟ اور جو بزنس کمیونٹی کو یعنی خسارہ جو جا رہا ہے، اس کا کون ذمہ وار ہوگا اور آیا باہر سے جو ڈونر یا باہر سے جو Investor آئے گا، کیا وہ آپ کے صوبے میں آکے یا آپ کے شہر میں آکے کوئی Invest کرے گا؟ کبھی بھی نہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہماری آپ سے بہت زیادہ توقعات ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ کو بٹھا کے ان سے ایک طریقے سے بات کی جائے کیونکہ آپ غیر جانبدار ہیں، آپ کی کرسی پہ جو بھی شخص بیٹھے گا، وہ غیر جانبداری سے بات کرے گا، ہمیں اب ایک پورا، ایک Map ملنا چاہیئے کہ اس صوبے کے ساتھ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اس صوبے کو آپ کیا پھر پتھروں کے شہر کی طرف لے جانا

چاہتے ہیں یااس کو آگے کسی مطلب انڈسٹریل ایریا میں، اس کو بزنس ایریا میں یااس کو ایجوکیشن سنٹر بنانا چاہتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یہ دارالحکومت ہے اور اگردارالحکومت میں ایسی حرکتیں ہونگی تو میرا خیال ہے کوئی بندہ بھی یہاں پہ آ کے Invest نہیں کرے گا، وہ اپنے تمام پیسے لے جائے گا، باہر کی دنیا میں جا کے Invest کرے گا۔ تو یہی آپ سے گزارش ہے جناب سپیکر صاحب! کہ یہ بہت ظلم ہو رہا ہے۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکریہ۔ جی سورن سنگھ صاحب۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): میری 'کولیگ' بی بی نے دو لفظ بولے ہیں کہ 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' کو چھوڑ دیں تو یہ میری گزارش ہے کہ یہ دو لفظ ہیں، انہوں نے جو بولے ہیں، یہ کارروائی سے حذف کئے جائیں، 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' کو ہم نہیں چھوڑ سکتے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں یہ 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' میں نے اس لئے نہیں کہا ہے کہ چھوڑ دیں، یہ میں نے اس لئے کہا کہ یہ لفظ بہت استعمال ہو چکے ہیں، (تالیاں) سر، بات یہ ہے کہ یہ شاید Point scoring کی بات کر رہے ہیں کہ ان شاءاللہ اور ماشاءاللہ، ہم نے بہت زیادہ 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' سن لیا ہے، 'ان شاءاللہ' پہ Believe کرتی ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا، 'ماشاءاللہ' پہ یقین کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو ہے تو وہ بہتر کرے گا لیکن آپ لوگ جو ہیں، اس 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' کو As a words use کرتے ہیں اور میں اس کو As a muslim لیتی ہوں کیونکہ میں ایک مسلمان ہوں اور جب مسلمان 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ، اب آپ جناب سپیکر صاحب، ان کو کہہ دیں فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم، فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم ۔۔۔۔۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): اللہ پوری کائنات کا ہے، اللہ تیرے باپ کا نہیں ہے، اللہ سب کا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: آپ لوگ 'ماشاءاللہ' ، 'ان شاءاللہ نہیں کہہ سکتے، 'ان شاءاللہ' میں As a muslim کہہ سکتی ہوں اور 'ماشاءاللہ' اور 'اان شاءاللہ' بھی کہہ سکتی ہوں، آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا ہے-----

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): اور یہ لفظ، یہ لفظ کارروائی سے حذف ہونے چاہئیں، 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' ساری زندگی بولیں گے، 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' ساری زندگی بولیں گے-----

محترمہ نگہت اورکزئی: اور آپ 'ان شاءاللہ' استعمال لوگوں کو آپ دھوکہ دینے کیلئے کر رہے ہیں، دھوکہ دینے کیلئے-----

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): 'ان شاءاللہ' اور 'ماشاءاللہ' ساری زندگی بولیں گے-----

محترمہ نگہت اورکزئی: یہ آپ دھوکہ دینگے لوگوں کو، دھوکہ دینگے-----

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): ان شاءاللہ-----

محترمہ نگہت اورکزئی: لوگوں کو دھوکہ دینگے، ہم دھوکہ نہیں دینگے-----

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر حبیب الرحمان صاحب، مسٹر حبیب الرحمن صاحب، پلیز۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ وعشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شكريه، جناب سپیکر۔ دا زما دې ورور سردار حسین بابک صاحب او دې خور نگهت اورکزئی صاحبې چې کومې خبرې ته زمونږ توجه راا وګرځوله، پرون په دې باندې فل ډیبیټ شوے وو، عنایت الله خان دلته کښې وو، دا خبره پرون هم په هاؤس کښې راا وچته شوې وه، چونکه د مخکښې نه دا کوم ډیزائننګ چې شوے دے حیات آباد کښې، هائی کورټ Recently یو فیصله چې کوم خلق وسیدنکی دی، هغوی کورټ ته تلی وو چې مونږ ته د دې تعلیمی ادارو نه او د دې دکانونو نه، دې مجلسونو نه، د دې ښیزونونه مونږ ته تکلیف دے لهذا مهربانی وکړئ او د Residential portion نه هغه خلق چې کوم اووسی په کوموځایونو کښې، د دې نه دا دغه اوباسئ۔ پرون عنایت الله دا خبره واضح کړې وه چې زمونږ دا هدایت

د قانون مطابق دے ، چونکه هائی کورټ پکښې فیصله کړې ده خو مونږ دا چل کړے دے چې کوم تعلیمی ادارې دی، مونږ دا حکم کړے دے چې تاسو ناکام وکړئ ځکه چې هغه تعلیمی ادارې شفټ کول، دا ډیر دغه اخلی او باقی دا نور د کانونه، دا د قانون مطابق فیصله شوې ده او تاسو که چرې په حیات آباد کښې څوک ووسئ، زه خو پکښې یو څلور شپږ کاله وسیدلے یم، زما د کور خوا ته پخپله باندې تش هاسټل دے هاسټل، یعنی تعلیمی اداره نه ده، چوبیس گھنټې پکښې خلق، خو مونږ ته دومره لوئے تکلیف دے نو په دې وجه هغه خلق تلی وو هائی کورټ ته او هائی کورټ چیف جسټس دا فیصله پخپله باندې کړې ده، د هغه خلقو په دغه باندې نو په دې وجه مونږ Bound یو او دا زمونږ فیز 5 چې کوم دے، دا کمرشل ایریا ده، دلته چې کوم ډیزائننگ کیدو حیات آباد، دا څه ماشومانو نه وو کړے، د هغې د پاره دا ټول څیزونه مد نظر وو، داټول څیزونه د هغوی په نظر کښې وو او د تعلیمی ادارو د پاره لوئے لوئے کالجونونه له زمکې ئے ورکړې دی، لوئے لوئے کالجونه په حیات آباد کښې آباد دی، لوئے لوئے هسپتالونه په هغې کښې آباد دی، د دې وجې نه مخلوط یعنی د دغه په مینځ کښې چې کوم دے دانمونه Encroachment دا به زما په خیال زما دا ورونړه هم دې سره اتفاق وکړی چې دا د وخت تقاضا نه ده، حالات د دې متقاضی نه دی، د دې وجې نه د تعلیمی میدان ځان له ځائې دے، د دکان ځان له ځائې دے، د هوټل ځان له ځائې دے، د کلینک ځان له ځائې دے، د وسیدو ځان له ځائې دے۔ د دې په وجه باندې زه دوئ ته درخواست کوم، پرون هغوی دا وئیلی وو، هغه چونکه Competent authority دا وئیل چې ما دا حکم کړے دے چې په سکولونو باندې به فی الحال لاس نه وچتوئ، مونږ به ددې، زه جی خبره کوم، پرون دا خبره شوې وه ځکه دا خبره زه په وثوق سره کوم چې ما هغوی ته دا وئیلی دی چې تاسو لږ ناکام وکړئ، د دې د پاره به هم یو حل رااوباسو ځکه تعلیمی ادارې مقدسې ادارې دی او زمونږ ورونړه دی، زمونږ بچی پکښې سبق وائی نو لهذا مونږ به داکوشش کوؤ ان شاء الله چې مونږ به لار ورله گورو، دغه تعلیمی ادارو له به متبادل ځایونه گورو، په هغه ایریاز کښې چې کوم هغوی د پاره

موزوں دی او فی الحال چې کوم دغه شروع دے دا څه د چا په مخالفت کېښي یا دغه کېښي نه دے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی سردار بابک صاحب، پلیز۔

<u>جناب سردار حسین:</u> منسټر صاحب چې څنګ خبره وکړه، بالکل زما خبره او د منسټر صاحب خبره کېښي ما ته یقین دا دے چې دومره فرق نه ښکاری۔ زمونږ ریکویسټ هم دا دے چې پرون تالې وهلې شوې دی تالې، اوس د قانون احترام په سر سترګو او بیا د حکومت د پالیسئ احترام هم په سرسترګو خو که بیا زه دا تپوس وکړم چې دلته دا دهشت ګردی کیږی دا د قانون مطابق کیږی؟ دلته دا دهما کې کیږی، دا د پالیسئ مطابق کیږی؟ دلته خو په پیښور کېښي یو داسې حالت دے په پیښور کېښي چې پیښور کېښي یو ځائې محفوظ نه دے۔ د کومو حالاتو چې تاسو خبره کوئ اللّٰه تعالیٰ د وکړی چې په ټول وطن کېښي هغه حالات راشی چې کمرشل حالات، Activities چې کوم دی، هغه په یو ځائې کېښي او Residential چې کوم Accommodation دے چې هغه په بل ځائې کېښي وی، زمونږ صرف دا ریکویسټ دے حکومت ته چې حالات هغسې نه دی، اللّٰه د وکړی، اللّٰه د وکړی چې حالات هغسې شی خو په داسې وخت کېښي چې تاسو حکومت خلقو له Alternate ورکړے نه دے او بیګاه تاسو تالې او وهلې او نن تاسو دا خبره کوئ چې مونږ به هغه ځائې کېښي سکولونو له ځائې ورکوؤ، هغه ځائې کېښي به مارکیټونو له ځائې ورکوؤ، هغه ځائې کېښي به کارخانو له ځائې ورکوؤ، زمونږ ریکویسټ صرف دا دے چې تر کومې پورې Alternate ورکړے شوے نه دے سپیکر صاحب، زمونږ حکومت ته دا خواست دے چې لږ دوه څلور میاشتې د ورسره ګزاره وکړی، نوښتې د هم ورله ورکړی، حکومت د هغه کار هم Expedite کړی چې کوم ځائې کېښي Alternative ورکوی، زما یقین دا دے چې دغې سره به دا حالات برابر وی۔ زما غرض د خبرې دا دے چې دا میسج چې دے، دا میسج ډیر غلط تلے دے، بیګاه تاسو ټول ځیزونه بند کړی دی، نن ټول Activities چې کیدل، خلق د خپلو ځایونو نه بهر نن په روډونو کېښي ناست وو، اوس هلته ما ته اطلاع راغله چې جلوسونه هم او وځی نو زمونږ ستاسو دې خبرې سره سل په سل اتفاق دے چې که د قانون خبره ده هم ئے منو، که د پالیسئ خبره

د ه هم ئے منو خو د وخت خبره د ه نو ورکړئ ورله لږ وخت او په Alternate باندې ئے کار Expedite کړئ چې دا بزنس هم نه متاثره کیږی او د هغه خلقو ژوند چې د ے هغه هم نه متاثره کیږی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مسٹر اشتیاق ارمڑ صاحب، پلیز۔ اشتیاق ارمڑ، اشتیاق ارمڑ۔

<u>جناب اشتیاق ارمڑ:</u> جناب سپیکر صاحب! دې سلسله کښې زه دا وئیل غواړم۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ مائیک، مائیک آن نہیں ہو رہا ہے۔

<u>جناب اشتیاق ارمڑ:</u> جناب سپیکر صاحب! زه هم دغه سلسله کښې دا خبره لږ مخکښې بوتلل غواړم، بابک صاحب چې کومه خبره کوی، دا دواړه مختلف ډائریکشنز دی۔ یو طرف ته دهشت گردی یادوی، بل طرف ته چې کوم حیات آباد کښې سکولونه یا بیوټی پارلرې دی یا گیسټ هاوسز دی، دې دواړو کښې ډیر فرق د ے۔ په حیات آباد کښې یا په ټاؤن کښې چې کوم کورونو ته یا گیسټ هاوسز ته هغوی تالې وهلې دی، هغه بالکل Legal دی ځکه چې هغه Residential area کښې دی او هلته دا څیزونه منع دی۔ د پی ډی اے چې کوم Role د ے، د هغې مطابق خو سکولونو له ټائم ورکړے شوے د ے چې تاسو انتظار وکړئ نو ان شاء الله چې تر څو پورې هغوی ته ځائې نه وی ملاؤ نو هغوی به هلته کښې وی او بالکل چې څنګ زما مشر اووئیل چې فیز 5 د هغې د پاره بالکل یو ځائې د ے چې هلته سکولونه هم دی، هلته Commercial activities ټول هلته کښې دی۔ مهربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you, ji. Mr. Sardar Aurngzeb Nalotha, MPA, to please move his call attention notice No. 116, in the House. Aurangzeb Nalotha Sahib.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ سیکرٹری زکواۃ و عشر خیبر پختونخوا کی ہدایت کے مطابق مورخہ 03-04-2013 کو صوبہ خیبر پختونخوا میں زکواۃ فنڈ کی بندش کی گئی تھی جو کہ تاحال بند ہے۔ فنڈ نہ ملنے سے لاکھوں غریب لوگ اپنا علاج نہیں کروا سکتے، لوگوں کے گھروں میں چولہے ٹھنڈے ہو چکے ہیں،

کالج اور سکول میں پڑھنے والے نادار طلباء اور طالبات کے وظائف تاحال جاری نہیں ہو سکے، نیز فنی تربیت حاصل کرنے والے غریب طلباء اور طالبات بھی شدید متاثر ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! ابھی چونکہ آگے عید آنے والی ہے، چھ مہینے ہو گئے ہیں، زکواۃ فنڈ بند ہے تو میں یہ گزارش کروں گا منسٹر صاحب سے کہ فی الفور یہ فنڈ کھولا جائے۔ یہ چند لوگوں کی بات نہیں ہے، لاکھوں لوگ اس سے متاثر ہیں اور غریب لوگ ہیں، پورے صوبے کے اندر جو غریب لوگ ہیں، ان کے چولہے ٹھنڈے ہو چکے ہیں تو مہربانی کر کے ان کی عید کیلئے یہ فنڈ کھولا جائے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں ہمارے ساتھ شریک ہو سکیں۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب، مسٹر حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اورنگزیب نلوٹھا صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ اس نے ایک اہم نکتے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی۔ شکر ہے کہ اس نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس میں 03-04-2013 کا ذکر کیا ہے، یہ 'انٹرم' گورنمنٹ میں جس وقت الیکشنز ہو رہے تھے تو اس وقت 'انٹرم' گورنمنٹ میں وہاں زکواۃ میں جو پیسے لوگ الیکشن میں خرچ کرتے تھے تو اس کے Against حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ساری زکواۃ کمیٹیوں کو Suspend کیا اور سارے زکواۃ فنڈ کو Freeze کیا گیا۔ ابھی تو یہ سلسلہ 14 ,13 ,2012 کیلئے جو طریقہ کار ہے، اس کے مطابق ابھی پراونشل زکواۃ کونسل بنی ہے اور ہم نے 14-2013 کیلئے جو زکواۃ کا بجٹ ہے، اس کا ایک Proposed budget ہم نے پیش کیا ہے جس میں ان کے جو مسائل ہیں، یہ باقی کام ہیں، وہ Competent ادارہ پراونشل زکواۃ کونسل ہے، 25 کو اس کا اجلاس ہوا ہے اور اس میں دو کمیٹیاں انہوں نے بنائی ہیں، یعنی ایک منسٹر کی حیثیت سے میرا اس میں کچھ کام نہیں ہے، بااختیار ادارہ پراونشل زکواۃ کونسل ہے، میں اس کا ممبر بھی نہیں ہوں، یہ باقی سارا کام، یعنی ڈسٹرکٹ زکواۃ کمیٹیاں بنانا، لوکل کمیٹیاں بنانا، بجٹ کو پاس کرنا، تو یہ بجٹ ہم نے، Proposed budget ڈیپارٹمنٹ نے ان کے سامنے پیش کیا ہے اور 25-09-2013 کو انہوں نے دو کمیٹیاں بنائی ہیں، ایک Constitution of the District and Local Committee اور دوسرا بجٹ کے حوالے سے یہ تفصیلات آ رہی ہیں ان شاءاللہ اور 9 کو انہوں نے اجلاس

بلایا ہے، انشاءاللہ اس کے بعد یہ سارا، ہم نے یہ Propose کیا ہے جو یقیناً تین مہینوں کیلئے، مارچ کے بعد، مارچ کے۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

وزیر زکواۃ و عشر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مجھے یہ احساس ہے کہ اورنگزیب صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے تو یقیناً یہ ٹیکنکل جو انسٹی ٹیوشنز ہیں اور باقی ہیلتھ کے یونٹس ہیں، ان کے تین مہینوں کے پیسے یہ Suffer ہوئے ہیں لیکن ہم نے بجٹ میں یہ رکھے ہیں۔ ہم نے جو Proposed budget پراونشل زکواۃ کونسل کو جو بھیجا ہے، اس میں وہی پیسے ان کو ملیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ، ہماری طرف سے ان کو یہ تجویز گئی ہے اور میں نے ریکویسٹ بھی کی ہے پراونشل زکواۃ کونسل کو کہ اس کو Honour کرے تاکہ لوگوں کے پیسے ضائع نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! ایک منٹ، انہوں نے کہا کہ اورنگزیب صاحب کا مسئلہ ہے، یہ میرا مسئلہ نہیں ہے، یہ لاکھوں لوگوں کا مسئلہ ہے تو میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا جناب، بیشک ابھی تک آپ نے سڑکوں کے اوپر پابندی لگائی ہوئی ہے، پبلک ہیلتھ کے ٹیوب ویلز کے اوپر، سکیموں کے اوپر تو یہ زکواۃ سے پابندی اٹھائیں تاکہ غریب لوگ جو ہیں، ان کے چولہے ٹھنڈے ہو رہے ہیں، ان غریبوں کا مسئلہ ہے، اس کو فی الفور منسٹر صاحب اعلان کریں کہ یہ ایڈمنسٹریٹرز اگر کونسل کے نہیں ہیں تو پہلے سے جو ایڈمنسٹریٹرز تعینات ہیں، ان کے ذریعے آپ زکواۃ تقسیم کریں تاکہ لوگوں کا یہ پرابلم، مسئلہ حل ہو۔

وزیر زکواۃ و عشر: تو ٹھیک ہے، ابھی تو پراونشل زکواۃ کونسل بنی ہے، وہ بااختیار ادارہ ہے، As a Minister اس میں میرا کچھ اختیار نہیں ہے، یہ بجٹ بنانا، یہ پیسے تقسیم کرنا ضلعوں میں ضلعی زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمین اور لوکل چیئرمین کا کام ہے، بجٹ بھی ان کا کام ہے لیکن میں نے As a request recommendation بھیجی ہے کہ یہ جو پیسے تین مہینوں کے پڑے ہیں، یہ بجٹ میں ہم نے علیحدہ کئے ہیں، ہماری Proposal یہ ہے کہ ان کو دیدیا جائے اور آئندہ 2013-14 میں جو بجٹ آئے گا، وہ اس کے علاوہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شیراز صاحب، پلیز۔

جناب محمد شیراز: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب منسٹر صاحب سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ میرے حلقے میں اسی قسم کا مسئلہ ہے کہ لوگوں نے فوٹو سٹیٹ کر کے زکواۃ و عشر کے فارم لوگوں کو دیدیئے ہیں، ان سے تین تین سو، پانچ پانچ سو روپے لے رہے ہیں تو ان کو کہہ رہے ہیں کہ آپ کو جتنے زیادہ پیسے، کسی کو کہتے ہیں کہ اس میں آپ کیلئے کتنے لکھیں؟ پچیس ہزار لکھیں؟ اس کے تین سو روپے ہیں، کسی کو کہتے ہیں پچاس ہزار لکھیں؟ اس کے پانچ سو روپے ہیں، کسی سے کہتے ہیں ایک لاکھ روپے لکھیں؟ تو وہ ایم پی اے کے پاس آجاتا ہے کہ جی آپ مجھے زکواۃ دیں، فارم میں نے بھر کر لیا ہے، اصل میں زکواۃ ہے ہی نہیں۔ تو متعلقہ منسٹر صاحب سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کی چھان بین کی جائے کہ آخر یہ کن لوگوں نے یہ فارم تقسیم کئے اور غریب لوگوں سے، غریب آدمی ہیں، وہ کس طرح ان لوگوں سے لوٹ مار کر رہے ہیں؟ اس کی تحقیقات کی جائیں اور ان لوگوں کا ازالہ کیا جائے، آخر یہ بہت بڑا فراڈ ہے جو چل رہا ہے جس کا دو دن یا چار دن پہلے اخبار میں آیا کہ زکواۃ فنڈ بند ہے، تو یہ میرا اس حکومت سے مطالبہ ہے کہ اس قسم کے جو مسئلے ہیں، ان پہ نظر رکھے اس لئے کہ معمولی معمولی جو مسائل ہیں، ان کے آگے پیچھے تو میرے بھائی جو ہیں پی ٹی آئی والے ، دفتروں میں، وہ ان چیزوں پر نظر رکھتے ہیں لیکن جو عام مسئلہ ہے، لوگوں کے ساتھ فراڈ ہوتا ہے، دھوکہ ہوتا ہے، ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا تو میری جناب منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس اہم مسئلے پر توجہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حبیب الرحمن صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: جس طرح میں نے پہلے عرض کیا، ابھی پراونشل زکواۃ کونسل بنی ہے، جب سے میں منسٹر بنا ہوں، میں اپنی طرف سے بھی میں ذمہ دار ہوں اور میرا محکمہ بھی، جو ہمارے اہلکار ہیں، وہ بھی ذمہ دار ہیں۔ کہیں بھی فارم تقسیم نہیں کئے، پیسے نہیں ہیں، فنڈ Freeze ہے، میں نے پہلے کہا، ابھی تک Freeze تھا، ابھی پراونشل زکواۃ کونسل بنی ہے، کمیٹیاں بنیں گی، اس کے بعد زکواۃ پاپولیشن کی بنیاد پر ضلعوں کو جائیگی اور وہاں جو لوکل کمیٹیاں، میں نے پہلے بھی اس معزز ایوان سے یہ درخواست کی تھی کہ خدا کیلئے ایک دینی فریضہ ہے، عشر اور زکواۃ یہ Pillar of Islam ہے، یہ ستون ہے اسلام کا، تو اس میں آپ ایسا

کرلیں، پارٹی بازی کو چھوڑیں جو خوددار اور ایمان دار لوگ ہوں، امین اور ایماندار لوگوں کو چنیں، ان شاء اللہ زکواۃ شفاف ہوگی۔ میرا یہ اختیار ہے جس جگہ بھی کسی بھی ممبر کو، کسی نے کرپشن کی یا لوکل کمیٹی میں یا ڈسٹرکٹ کمیٹی میں تو اس کے خلاف میرے پاس اختیار ہے، میں اس کے خلاف ایکشن لے سکتا ہوں لیکن زکواۃ کی تقسیم میں، کمیٹیوں کی Constitution میں میرا اختیار نہیں ہے، یہ Wholly solely پراونشل زکواۃ کونسل کا اختیار ہے، پراونشل زکواۃ کونسل بنی ہے اور اس کے بعد ابھی یہ پراسیس شروع ہے، ہر ایک ضلع سے نام آئیں گے اور وہ پراونشل زکواۃ کونسل میں نام دیں گے۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب عالی!

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا عصمت اللہ، پلیز۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! یہ بات، تو جب منسٹر موصوف نے کہا کہ میرا اختیار نہیں ہے تو پھر اس ہاؤس میں بااختیار کون ہے کہ اس کا جواب دے؟ ہاں، مانتے ہیں کہ اگر ان کے پاس اختیار نہیں ہے لیکن یہ سفیر تو بن سکتے ہیں نا جی، یہ اسمبلی کا پیغام پہنچا تو سکتے ہیں نا۔۔۔۔

وزیر زکواۃ و عشر: میں نے عرض کیا۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: جی میں یہاں پر ساتھ ہی یہ عرض کروں اور ساتھ میں یہ کہونگا کہ ان شاءاللہ یہ تو کہہ سکتے ہیں نا، یہاں 'ان شاءاللہ' کی بات بھی چلی تو تھوڑا سا اسلامی نقطہ نظر سے دیکھیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: ځه بنه ده موقع ورله ورکړئ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: موقع ورله ورکړئ تو اچھی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اصل میں یہ میرے خیال میں دوبارہ اسی ایشو پر دوبارہ واپس آنا چاہتا ہے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ سردار حسین بابک، پلیز۔

(مداخلت)

جناب محمد عصمت اللہ: اس کا میں تعرف کرتا ہوں، بات کی تصحیح کرتا ہوں، زیادہ نہیں کرتا ہوں۔ اسلامی نقطہ نظر سے مسئلہ یہ ہے جناب سپیکر، کہ عقد نکاح میں اگر کوئی 'ان شاءاللہ' استعمال کرے تو وہ عقد

منعقد نہیں ہوتا ہے اور اسی طرح عقد بیع شرح میں اگر کوئی 'ان شاءاللہ' کا لفظ استعمال کرے تو وہ عقد بھی منعقد نہیں ہوتا ہے اور اسی طرح خلافت و امامت میں، آپ کو ہم سپیکر اور ڈپٹی سپیکر منتخب کرتے ہیں، ساتھ 'ان شاءاللہ' کہیں تو آپ منتخب نہیں ہو سکتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ یہ آپ 'ان شاءاللہ' کا لفظ ساتھ لگا کر اپنے بھاگنے کا طریقہ چھوڑ رہے ہیں، ایسا نہ کرو۔ تو اس سے دوسری طرف ہمارے جو بھائی نے مقصد لیا، ان کا یہ مقصد نہیں تھا، یہ ان کا آپس میں لڑائی نا سمجھی کی بنیاد پر واقع ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، مولانا صاحب۔ سردار حسین بابک، پلیز

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، منسټر صاحب د زکواة خبره وکړه او بیا په دې خبره هم ډیر زیات خوشحاله شو چې وائی چې Transparent به کیږی، کرپش به پکښې نه کیږی۔ اوس صوبائی چې کوم زکواة کونسل جوړ شو، دا به ستاسو هم په نوټس کښې وی د جماعت اسلامی چې څه ارکان وو، ارکان، ځکه چې زه خود بونیر یو پیژنم د جماعت اسلامی رکن، هغه په صوبائی زکواة کونسل کښې راغے او زما سره خو تشویش دا دے چې اوس چې په ضلعو کښې چې کومې کمیټۍ جوړیږی، د زکواة کمیټو په ځائې باندې ماته پته ده چې دا به د جماعت اسلامی کمیټۍ جوړیږی، نو منسټر صاحب دې ته هم پام وکړی ځکه چې پینځه کونسل جوړ شو، هغه خو Wholly Solely د جماعت اسلامی چې کوم خلق وو، هغه ارکان شو، اوس په ضلعو کښې به کمیټۍ جوړیږی، بیا لاندې به کمیټۍ جوړیږی او زما یقین دا دے زما د خپلې اطلاع مطابق په بونیر کښې او بیا زما په constituency کښې چې د جماعت اسلامی څه ارکان دی یا څه عهدیداران دی، باقاعده هغه خپل ډرافټونهٔ خپلې کمیټۍ ئے تیارې کړې دی، نو که داسې کمیټۍ وی نو بیا زما یقین دے په هغې کښې به د Transparency مونږ څه توقع وکړو او د شفافیت به مونږ څه توقع وکړو؟ د دې د لږ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

وزیر زکواة وعشر: ما چې کومه خبره کړې ده، زه اوس هم په دې هاوس کښې وایم، زه په هغې خبر یم، که نور خلق ما نه پیژنی نو سردار حسین بابک د اووائی چې مونږ

څنګه خلق يو؟ ما تاسو ته څکه د Transparency خبره کړې ده، بلکه دا زکواة د ضيا ءالحق په وخت کښې مونږ ته حواله وو، مونږ تقسيم کړے دے، زه څکه دا خبره نه کوم، که چرې ما خبره کولې، زه به دا اوس هم په دې هاوس کښې وايم چې که دا ټول زکواة و عشر مونږ جماعت اسلامی ته حواله کړو او ما نشو چلولے نو زه به د دې وزارت نه او د دې ممبرئ نه استعفیٰ ورکوم خو چونکه دايو پولیټکل فورم دے *(تالیاں)* نو د دې وجې نه ما دا اووئيل چې Politicize کوئ دا خبره مه، په هر کلی کښې ايماندار سړے هر چا ته معلوم دے، اوس پاتې شوه، اووه ممبران دی په ټول پراونس کښې، په ټول پراونس کښې د پراونشل زکواة کونسل دا اووه ممبران دی او داد وزير اعلیٰ صاحب په هدايت باندې د کوليشن پارټنر د څلور واړه پارټو ليډران، زه د يو مندوب په حيثيت، يعنی شهرام خان، سکندر شيرپاؤ، سراج الحق او زمونږ سره د دوئ د پی ټی آئی د طرف نه زمونږ ياسين خليل، دا کميټی د اووه کسانو جوړه شوې ده، د هغوی په Consensus باندې جوړه شوې ده، چونکه دلته د پی ټی آئی او د جماعت اسلامی او د شهرام او د قومی وطن پارټئ کوليشن ګورنمنټ دے، دا زمه واری ده، مونږ داسې يعنی اووه په ټوله صوبه کښې زه سړی دغه کوم نو داد کوليشن پارټنرز په صلاح باندې شوې ده، دا ما تاسو ته څکه دا خبره وکړه او دا باقی خو درته زه د خپل ايمان او د دغه خبره کوم چې هر سړے په خپل کلی کښې، هغه که هر څوک دے، ايماندار پيژندلے کيږی، په تير حکومت کښې، زما دا ورور ناست دے چې عشر و زکواة خانانو او ملکانو او مالدارانو اخستے دے، په يو يو کور کښې د هر ملک ښځې او بچو لس لس او اته اته، او دا به زه ثابتوم چې دې دغه ته ئے راولم، ماسره دغه نشته، د دې نه ئے مونږ اوباسو چې کوم دا د غريبانانو حق دے، زکواة د استحقاق نه چاپيره ګرځی چې کوم سړے مستحق د زکواة دے، هغه ته به وظيفه ملاويږی، د هغه به علاج کيږی، هغه ته ګزاره الاؤنس ملاويږی، د هغه خور او لور ته به جهيز ملاويږی، دا ټول د يوې نکتې نه چاپيره ګرځی، د استحقاق نه، يوسړے مالدار دے، د هغه حق نه دے، دا د غريبانانو حق دے، د دې وجې نه که چرې تاسو Transparency غواړئ نو دا به زما سره امداد کوئ او زه به دا دغه کوم، دا چيلنج زه قبلوم، زه تشې خبرې نه

کوم، زه به قبلوم ان شاءالله تعالیٰ او داسې طريقه کار به وی چې په هغې کښې به څوک اعتراض نشی کولے۔ په هر ځائې کښې به په جماتونو کښې په حجرو کښې ليسټونه لګی، هغه به دغه کيږی، د هغې په دغه باندې به چې کوم دے لکه مونږ د شفاف طريقې د پاره يعنی مونږ په دې زکواة کښې نور مزيد هم اصلاحاتو د پاره کوشش کوؤ، هغه زمونږ د ډيپارټمنټ کار دے او څومره پورې چې د دې کميټو تعلق دے، ما تا ته اووئيل چې زما سره د منسټر په حيثيت، دا هغه وختی خبرې له بيا خبره راځی چې دا وختی کومه خبره شاه فرمان خان کړې وه نو هغه د قانون په حواله باندی خبرې کړې وې، تاسو د هغه خبرې نه بيا هغه خبره، زه دا وايم قانونی طور نور زه منسټر يم، زه يو ريکويسټ زکواة کونسل ته کوم يا د ضلعی يو دغه ته کوم، زه ئے ضلعو ته کوم، يقيناً چې زما په خبره کښې به وزن وی اوهغه خبره زه بالکل يو سوچ سره او کړه خبره کوم نو زما دا يقين دے ان شاءالله هغوی به ئے Honour کوی خو قانون دا نه دے، ما جی خبره د قانون کړې وه چې دا ټول اختيار د پراونشل زکواة کونسل دے، د ضلعو کميټۍ جوړول، لوکل کميټۍ جوړول، دا ټول کار د هغوی په قانونی، داBill په شکل کښې دا يو قانون دے، دا Bylaws نه دی، دا د هغوی اختيار دے، ما دا اووئيل زما اختيار ما تاسوته دا خبره وکړه، زه د دې نه سر نه وباسم، يقيناً چې ما ته يو وروړ راشی، د چا څه Genuine خبره وی، زه هغوی ته د Recommendation په طور، دا زما کار دے، زما د ډيپارټمنټ کار دے، زه د ځان خلاصی خبره نه کوم، ان شاءالله زه به ښه په ايماندارئ باندې کوشش داکوم خو شرط به پکښې دا وی چې تاسو دزړه نه دابغض او چې په دې هاؤس کښې چې دا مونږ هسې هغه خبرې دغه کوؤ او هغه اصلی خبرې پريږدو نو که تاسو درحقيقت زما سره ملګرتيا، دې دواړو سائډ ته زه دا ريکويسټ کوم، يو سائډ ته نه کوم، نو ان شاءالله تعالیٰ چې تاسو به فرق محسوس کړئ۔ په تير پينځه کالو کښې هم زکواة تقسيم شوے دے، اوس به هم تقسيمږی نو که چا پکښې ښکاره فرق محسوس نکړو (تالیاں) نو زه به وزارت نه کوم، زه په دې هاؤس کښې وايم۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much, ji. The Sitting is adjourned till 3:00 p.m. of tomorrow afternoon.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 09 اکتوبر 2013 بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)